ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
لَا تَاۡکُلُوا الرِّبٰۤوا
اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً۪
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝
(آل عمران:131)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! سُود دَر سُود نہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 32

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

6 ذوالحجہ 1440 ہجری قمری • 8 ظہور 1398 ہجری شمسی • 8 اگست 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 اگست 2019 کو حدیقۃ المہدی، آلٹن (جلسہ گاہ برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدائے تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں، عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے

جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں

خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہے

تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان پوچھنے پر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سررشتہ دار نے جس کا نام جگن ناتھ تھا اور جو ایک متعصب ہندو تھا، بتلایا کہ امرتسر یا کسی جگہ میں سررشتہ دار تھا اور ایک ہندو اہلکار در پردہ نماز پڑھا کرتا تھا اور بظاہر ہندو تھا۔ میں اور دیگر سارے ہندو اسے بہت بُرا جانتے تھے اور ہم سب اہلکاروں نے مل کر ارادہ کرلیا کہ اس کو موقوف کرائیں اور سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی کہ اس نے یہ غلطی کی ہے اور یہ خلاف ورزی کی ہے مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی لیکن ہم نے ارادہ کرلیا ہوا تھا کہ اسے ضرور موقوف کرائیں گے اور اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہونے کیلئے بہت سی نکتہ چینیاں بھی جمع کر لی تھیں اور میں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے روبرو پیش کر دیا کرتا تھا۔ صاحب اگر بہت ہی غصہ ہو کر اس کو بلا بھی لیتا تھا تو جب وہ سامنے آ جاتا تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا۔ معمولی طور پر نہایت نرمی سے فہمائش کر دیتا۔ گویا اس سے کوئی قصور سرزد ہی نہیں ہوا۔

تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے

اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اور خدائے تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں۔ ان کا نفس بڑا مطہر تھا۔ ایک بار انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میرا دل دنیا سے بہت برداشتہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی پیشوا تلاش کروں جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں دکھلائے۔ والدہ نے جب دیکھا کہ یہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا۔ اس کی بات کو مان لیا اور کہا اچھا میں تجھے رخصت کرتی ہوں یہ کہہ کر اندر گئی اور اسی (80) مہریں جو اس نے جمع کی ہوئی تھیں اٹھا لائی اور کہا کہ ان مہروں میں سے حصہ شرعی کے موافق چالیس مہریں تیری ہیں اور چالیس تیرے بڑے بھائی کی۔ اس لئے چالیس مہریں تجھے بحصہ رسدی دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر چالیس مہریں لے کر اس کی بغل کے نیچے پیرہن میں سی دیں اور کہا کہ امن کی جگہ پہنچ کر نکال لینا اور عند الضرورت اپنے صرف میں لانا۔ سید عبد القادرؒ نے ماں سے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کرو۔ اس نے کہا بیٹا جھوٹ نہ بولنا۔ اس سے بڑی برکت ہوگی۔ اتنا سن کر آپؒ رخصت ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس جنگل میں سے ہو کر آپؒ چلے اس میں چند قزاق راہزن رہتے تھے جو مسافروں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ اب دور سے ان پر بھی ان کی نظر پڑی۔ قریب آئے تو انہوں نے ایک کمبل پوش فقیر سا دیکھا۔ ایک نے ہنسی سے کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ یہ ابھی تازہ نصیحت سن کر آئے تھے کہ جھوٹ نہ بولنا۔ فی الفور بولے کہ ہاں۔ چالیس مہریں میری بغل کے نیچے ہیں جو میری ماں نے کیسہ کی طرح سی دی ہیں۔ اس نے سمجھا ٹھٹھا کرتا ہے۔ دوسرے نے جب پوچھا اس کو بھی یہی جواب دیا۔ الغرض ہر ایک چور کو یہی جواب دیا۔ وہ انہیں امیر دزداں کے پاس لے گئے کہ بار بار یہی کہتا ہے۔ امیر نے کہا اچھا اس کا کپڑا دیکھو تو سہی۔ جب تلاشی لی تو چالیس مہریں برآمد ہوئیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ عجیب آدمی ہے ہم نے کبھی ایسا آدمی نہیں دیکھا۔ امیر نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تو نے اس طرح پر اپنے مال کا پتہ دے دیا؟ آپؒ نے کہا کہ میں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں۔ والدہ نے نصیحت کی تھی کہ جھوٹ نہ بولنا۔ یہ پہلا امتحان تھا۔ جھوٹ کیوں بولتا۔ یہ سن کر امیر دزداں رو پڑا کہ آہ! میں نے ایک بار بھی خدا کا کہنا نہ مانا۔ چوروں سے کہا کہ اس کلمہ اور اس شخص کی استقامت نے میرا تو کام تمام کر دیا۔ میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا اور توبہ کرتا ہوں۔ اس پر چوروں نے بھی توبہ کی۔ میں ''چوروں قطب بنایا ای'' اسی واقعہ کو سمجھتا ہوں۔ الغرض سید عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ پہلے بیعت کرنے والے چور ہی تھے۔

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا (آل عمران:201) صبر ایک نقطہ کی طرح پیدا ہوتا ہے اور پھر دائرہ کی شکل اختیار کر کے سب پر محیط ہو جاتا ہے۔ آخر بدمعاشوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوط قدم مارے۔ کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کے اجزاء

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ (المؤمنون:97) اب خیال فرمائیے یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دو بلکہ صبر کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے کہیں بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ؏

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

فاسق آدمی جو انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ پر تھے۔ خصوصاً وہ لوگ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر تھے۔ ان کا ایمان لانا معجزات پر منحصر نہ تھا اور نہ معجزات اور خوارق ان کی تسلی کا باعث تھے بلکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو ہی دیکھ کر ان کی صداقت کے قائل ہو گئے۔ اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے اَلۡاِسۡتِقَامَةُ فَوۡقَ الۡکَرَامَةِ کا یہی مفہوم ہے اور تجربہ کر لو اور خود دیکھ لو کہ استقامت کیا کرشمہ دکھاتی ہے۔ بلکہ کرامت کی طرف تو چنداں التفاف ہی نہیں ہوتا۔ خصوصاً آجکل کے زمانہ میں لیکن اگر پتہ لگ جاوے کہ کوئی بااخلاق آدمی ہے تو اس کی طرف جس قدر رجوع ہوتا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ اخلاق حمیدہ کی زد ان لوگوں پر بھی پڑتی ہے جو کسی قسم کے نشان کو دیکھ کر بھی اطمینان اور تسلی نہیں پا سکتے۔ یہ بات بھی ہے کہ بعض لوگ ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں اور بعض حقائق اور معارف کو دیکھ کر اور اکثر وہ ہیں جن کی ہدایت اور تسلی کا موجب وہی اخلاق فاضلہ اور التفات ہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 66 تا 69، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

IAAAE کے ممبران پیشہ وارانہ مہارت، ذمہ داری اور اخلاص سے جماعت کی اور ان لوگوں کی تکالیف دور کرنے کے لیے کام کررہے ہیں جو تنگی اور کس مپرسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے سالانہ سمپوزیم (یوروپین چیپٹر) کے اختتامی اجلاس منعقدہ مورخہ 27؍اپریل 2019ء بمقام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح، مورڈن، برطانیہ سے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطاب کا اردو ترجمہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

الحمدللہ، انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) آج ایک مرتبہ پھر اپنا سالانہ سمپوزیم منعقد کررہی ہے اور اب اس کا اختتامی اجلاس جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالیہ سالوں میں IAAAE بہت فعال ہوئی ہے اور اس کا دائرۂ کار وسیع تر ہوا ہے۔ IAAAE اب صرف انہی چند منصوبوں پر ہی کام نہیں کررہی جو انہیں یہاں برطانیہ میں مرکز کی جانب سے دیئے جاتے ہیں یا مرکز سے متعلقہ ہوتے ہیں بلکہ میری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے جو میں انہیں وقتاً فوقتاً دیتا رہتا ہوں، برطانیہ اور دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے IAAAE کے ممبران نے کئی نئے منصوبوں پر کام شروع کیا ہے اور اب یہ دنیا بھر میں وسیع اور پیچیدہ منصوبے بھی کررہے ہیں۔ مثال کے طور پر IAAAE دنیا بھر میں ہماری مساجد اور سینٹرز کی تعمیر میں شاندار کردار ادا کررہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تسلسل سے اپنے فلاحی کاموں کو بھی پھیلا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جہاں بھی IAAAE کام کررہی ہے اس کے ممبران وقف کی حقیقی روح کے ساتھ خدمت کررہے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو مسلسل اپنے کام اور خدمات بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

IAAAE یورپین چیپٹر کے کئی حالیہ منصوبوں میں سے بڑے منصوبے مالی اور تنزانیہ میں جماعتی کمپلیکس کی تعمیر کے تھے۔ مالی میں جو کمپلیکس تعمیر کیا گیا ہے اس میں مسجد، مختلف دفاتر، گیسٹ ہاؤس اور مربی ہاؤس شامل ہیں۔ اللہ کے فضل سے جو تصاویر میں نے دیکھی ہیں اور جو رپورٹس مجھے ملی ہیں ان کے مطابق یہ نئی مسجد اور ملحقہ عمارتیں بہت خوبصورت ہیں اور بہترین انداز میں ڈیزائن کی گئی ہیں۔ یہاں سے اور دیگر ممالک سے جانے والوں نے بتایا ہے کہ یہ کمپلیکس انتہائی متأثر کن، خوبصورت اور بہترین طرز پر تعمیر کیا گیا ہے۔

اسی طرح جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، تنزانیہ میں ایک اَور کمپلیکس کی تعمیر اب مکمل ہوچکی ہے جس کا آغاز دو یا تین سال قبل کیا گیا تھا۔ اس کمپلیکس میں ایک خوبصورت مسجد کے ساتھ ایک کثیر المنزلہ عمارت بھی تعمیر کی گئی ہے جس میں مختلف دفاتر اور جماعتی ضروریات کے لیے سنٹر قائم کیا گیا ہے۔ یہ کمپلیکس شہر کے ایک ترقی یافتہ حصہ میں تعمیر کیا گیا ہے اور اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ یہ اپنے اردگرد کی شاندار عمارتوں کے ساتھ ہم آہنگ ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عمارتیں ہماری تبلیغ کے لیے نئی راہیں کھول رہی ہیں اور ان کے ذریعہ مقامی افراد میں ہمارا تعارف بھی بڑھ رہا ہے جو ان نئی عمارتوں اور مراکز سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ دیکھ سکتے ہیں کہ ہم کس طرح ان مراکز کے ذریعہ قومیت اور رنگ و نسل کے امتیاز سے بالا ہوکر انسانیت کی خدمت کررہے ہیں، کس طرح ہم مشکلوں میں گھرے لوگوں کے معیارِ زندگی کو بہتر کرنے کے لیے کوشش کررہے ہیں اور کس طرح ہم معاشرے کے محروم اور کمزور ترین طبقے کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔

یقیناً مالی اور تنزانیہ میں خدمتِ انسانیت کے کام ان حالیہ منصوبوں سے پہلے بھی جاری ہیں، تاہم ان نئی عمارتوں نے ہمیں اس قابل کیا ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو بڑھا سکیں۔ ان سے مقامی افراد پر بہت مثبت اثر پڑا ہے اور یہ حقیقی اسلام کا پیغام پھیلانے میں ممد ثابت ہورہی ہیں۔

IAAAE کے فلاحی کام بڑھ رہے ہیں اور ترقی کی منازل طے کررہے ہیں جیسا کہ اب آپ اللہ کے فضل سے 20؍ماڈل ویلیجز کی تعمیر مکمل کرچکے ہیں۔ الحمدللہ۔ گزشتہ سال کی جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس کے مطابق IAAAE نے 119؍نئے واٹر پمپ لگائے ہیں جن کے ذریعہ سے دور دراز علاقوں میں صاف پانی میسر آیا ہے، جبکہ مزید 200 واٹر پمپس کی مرمت کرکے انہیں بحال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ برقی توانائی کی سہولت سے محروم علاقوں میں شمسی توانائی پیدا کرنے والے (solar) پینلز کے ذریعہ سے بجلی فراہم کرنے کے لیے بھی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح اَور بہت سے منصوبے ہیں جن پر یہاں یوکے اور دیگر یوروپین ممالک سے جانے والے انجینئرز، آرکیٹیکٹس اور دیگر رضا کار افراد نے کام کیا ہے اور ماشاء اللہ ان کی خدمت کا جذبہ اور ان کی فنی قابلیت مثالی ہے۔

اس طرح IAAAE مختلف جہات میں اچھا کام کررہی ہے اور آپ کی خدمات جماعت کے لیے اور وسیع معاشرے کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہورہی ہیں۔ IAAAE کے ممبران پیشہ وارانہ مہارت، ذمہ داری اور اخلاص سے جماعت کی اور ان لوگوں کی تکالیف دور کرنے کے لیے کام کررہے ہیں جو تنگی اور کس مپرسی کی حالت میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ بعض رضا کار تو اخراجات کا بھی مطالبہ نہیں کرتے اور اس طرح اپنے وقت اور پیشہ وارانہ مہارت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے سفر کے اخراجات بھی خود برداشت کررہے ہیں۔ بلاشبہ ایسے مخلصین وقف کی حقیقی روح کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ میں ان کی مخلصانہ کوششوں کو سراہتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان خدمات کی بہترین جزا دے اور ان کی کوششوں میں بے انتہا برکت ڈالے۔ میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ IAAAE کے ان کارکنان اور رضا کاروں کو بنی نوع کی خدمت اور جماعتی خدمت میں ہمیشہ آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ کے علم، آپ کی صلاحیتوں اور قابلیتوں میں برکت ڈالے تا کہ آپ کے کام اور خدمات اعلیٰ سے اعلیٰ معیار حاصل کرتے چلے جائیں۔

میں آپ کی توجہ ایک بہت ضروری امر کی طرف بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ سے سچا اور دائمی تعلق قائم کرنے کی خاص کوشش کریں، اس کے شکر گزار رہیں اور ہر وقت اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے کی کوشش میں لگے رہیں۔ آپ کی توجہ کا مرکز صرف وہ ظاہری کام ہی نہ ہوں جو آپ کررہے ہیں بلکہ اصل توجہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم کرنے پر مرکوز رہے اور یہی ہمیشہ آپ کا حقیقی مقصد ہو۔ اگر آپ حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے گا اور آپ اپنی محنت کے بہترین پھل پانے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب میں بڑھاتا چلا جائے اور خدمتِ انسانیت کے لیے بہترین انداز میں اپنی کوششوں کو بڑھانے کی توفیق دے۔ اللہ کرے کہ آپ جماعت کے لیے مفید وجود بنیں اور ایک بڑی تعداد میں نوجوان آگے آئیں اور اپنے پیش رووں کے نقشِ قدم پر چلیں جو کئی سال سے خدمت کررہے ہیں۔ اللہ کرے کہ وہ اپنے پیش رووں کے اچھے نمونوں سے سبق حاصل کریں اور پھر ان سے بڑھ کر جذبہ، ہمت اور صلاحیت کے ساتھ خدمت کریں تا کہ IAAAE کا کام ترقی کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ IAAAE کے کاموں میں برکت ڈالے اور اللہ آپ سب کو اپنی مخلصانہ کوششوں کی جزا دے۔ جزاکم اللہ۔ آمین۔ (بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 3؍جون 2019)

نئے شامل ہونے والوں سے حسن سلوک کرو

جو نئے تمہارے اندر شامل ہوتے ہیں، نئی روحیں آتی ہیں، اس اجتماع میں اضافہ کررہی ہیں ان سے حسن سلوک کرو اور اپنے عمل سے ان کی تربیت کی کوشش کرو، حسن سلوک بھی کرو اور اپنے عملی نمونے ایسے دکھاؤ کہ تمہیں دیکھ کے ان کی تربیت ہوتی جائے۔

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 349)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطاب

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے کاموں میں سے ایک بہت بڑا اور اہم کام انصاف کو قائم کرنا بھی رکھا ہے

قاضی کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے اور اسے ہر فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر انصاف کے اعلیٰ معیار پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں اور عقل پر رکھ کر کرنے چاہئیں

خلیفہ وقت نے اپنے فیصلے کا اختیار پانچ رکنی بورڈ کو دیا ہے

ہر قاضی خلیفہ وقت کا نمائندہ ہے اور ہر عہدے دار نمائندہ ہوتا ہے

قاضیوں کی ذمہ داری کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے

قاضی اس معیار پر اپنے آپ کو پرکھیں کہ اگر وہ کسی مقدمے میں فریق ہوں یا یہ کہ فریق کی جگہ وہ خود ہوں تو اپنے خلاف گواہی دیں گے؟

عدل کے تقاضے پورے کرنے کے لیے ہر قسم کے اثر و رسوخ سے بالا ہو کر فیصلہ کرنا ہے

اللہ تعالیٰ نے کسی بھی قسم کے جھگڑے کے معاملے میں حق دار کو حق دلوانے کا کہا ہے

اللہ تعالیٰ نے گول مول بات کرنے اور کسی شہادت کو چھپانے کی سختی سے مناہی کی ہے

انصاف کی کرسی پر بیٹھنے والے کو انصاف کے ہر پہلو کو دیکھنے کی ضرورت ہے

ہمدردی کے جذبے کے تحت اگر کہیں قانون اور شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے نرمی دکھانی ہے تو پھر بھی یہ ضروری ہے کہ دونوں فریقین کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ہو

ہمارے قاضی کا معیار صرف قانون جاننا یا شریعت جاننا یا صائب الرائے ہونا نہیں ہے بلکہ تقویٰ بھی ایک بہت بڑی شرط ہے اور اس کے حصول کیلئے اپنا خدا تعالیٰ سے تعلق اور ہر فیصلہ سنتے ہوئے اور ہر فیصلہ لکھتے ہوئے خاص طور پر دعا کی ضرورت ہے

قاضی کا کام یہ ہے کہ تحمل سے بات سنے اور تحمل سے سمجھائے

قاضی کی یہ ذمہ داری ہے کہ فریقین کی تسلی کروانے کی حتی المقدور کوشش کرے

قاضی کی طرف سے شریعت اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے حتی الوسع اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ انصاف کے فیصلے کرنے کی کوشش ہونی چاہئے

قاضی کے فیصلوں کی ڈرافٹنگ بھی اور فریزنگ بھی بہت اہم چیز ہے

جہاں نیا نظام قائم ہو رہا ہے ان ملکوں میں خاص طور پر قاضیوں کے ریفریشر کورس کرتے رہنے چاہئیں اور بنیادی باتوں اور فیصلوں کی تحریر کے بارے میں ہر قاضی کی اچھی طرح ٹریننگ بھی ہونی چاہئے

انٹرنیشنل ریفریشر کورس بر موقع صد سالہ جوبلی دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اختتامی اجلاس سے

حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب فرمودہ 20 ر جنوری 2019ء بروز اتوار بمقام طاہر ہال بیت الفتوح لندن

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں قضاء کے ادارے کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو گئے ہیں اور آج آپ یہاں اس لیے جمع ہیں کہ سو سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں سو سال تک اس ادارے کو چلانے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں اس کا حصہ بنایا یا ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ اس میں خدمت کر سکیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق قضاء کے نظام کو چلانے کی اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ کوشش کریں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ مختلف ممالک میں جو بھی قضاء کے ممبران ہیں یا قاضی مقرر ہوئے ہوئے ہیں۔ اکثر نے اس کے مطابق کوشش کی ہوگی۔

پاکستان اور ہندوستان میں تو قضاء کا نظام جب سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کو باقاعدہ قائم فرمایا، جاری ہے۔ خاص طور پر پاکستان میں تو ہجرت کے بعد اس کا تسلسل جاری رہا۔ خلیفۂ وقت کے پاکستان ہجرت کرنے کی وجہ سے وہاں تو پاکستان کے وجود کے ساتھ ہی نظام جماعت کے ہر ادارے کا وجود ہے یا وہ جاری ہو گیا۔ ہندوستان میں شاید کچھ عرصہ حالات کی وجہ سے اس میں تسلسل نہ رہا ہو، تعطل

ہو گیا ہو لیکن بہر حال جماعتی ادارے تو خلافت سے وابستہ ہیں اس لیے ان کی عمر اُن کے قیام سے ہے نہ کہ کسی ملک کے قیام یا مسائل کا شکار ہونے پر کسی وقفے یا تسلسل نہ رہنے سے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے بہت سے ممالک میں قضاء کا نظام قائم ہو چکا ہے جیسا کہ ابھی رپورٹ میں بھی پیش ہوا۔ کئی ممالک یہاں نمائندگی کر رہے ہیں۔ کہیں دو تین سال سے یہ نظام جاری ہے، کہیں دس پندرہ سال سے، بیس سال سے یا پچیس سال سے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان سے باہر ملکوں میں قضاء کے نظام کو جب قائم فرمایا تو اس وقت آخری بورڈ پاکستان میں ہی رکھا، یا شاید اس سے بھی پہلے مقرر کر دیا ہو کیونکہ ان کا قضاء کے بارے میں جو پہلا ارشاد ہے 1982ء کا ہے اور اس وقت میرے خیال میں بعض ملکوں میں قضاء کا نظام جاری ہو چکا تھا۔ اور اسی طرح مرکزی قضاء کے دفتر سے تمام دنیا کی قضاء کے شعبہ کا رابطہ بھی ہے اور رہنمائی بھی ہے۔ مجھے پتہ لگا ہے کل صدر صاحب قضاء بورڈ ربوہ نے بڑی تفصیل سے رہنمائی فرمائی ہے اور لوگوں نے اسے پسند بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام قاضی اس رہنمائی کو اپنے اپنے ملکوں میں قضاء کی کارروائی کا حصہ بنانے والے بھی ہوں۔

سوائے اب بھارت کے شعبہ قضاء کے جہاں پہلے غالباً 89ء سے 2005ء تک پانچ رکنی قضاء بورڈ قائم نہیں رہا اور باقی ممالک والا اصول ہی تھا۔ 89ء سے لے کر 2005ء تک کا جو وقفہ رہا اس میں ان کے مقدمات بھی آخری پانچ رکنی بورڈ کے فیصلہ کے لیے قضاء پاکستان میں ہی آتے تھے پھر قادیان کی قضاء کو میں نے 2005ء میں یہ اختیار دے دیا تھا کہ وہ اپنے فیصلے پانچ رکنی بورڈ تک لے جانے کے لیے قادیان میں ہی رکھیں۔

بہر حال یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ قاضی کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے اور اسے سب فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر انصاف کے اعلیٰ معیار پر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں اور عقل پر رکھ کر کرنے چاہئیں لیکن پانچ رکنی بورڈ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پانچ رکنی بورڈ کی تشکیل دی یا اس کو آخری اپیل کا بورڈ بنایا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ اس کے متفقہ فیصلے کو آخری سمجھا جائے گا اور اس کے متفقہ فیصلے کو اس قدر اہم قرار دیا تھا کہ پھر خلیفہ وقت کے پاس اپیل نہیں ہو گی۔ اس سے پہلے خلیفہ وقت کے پاس اپیل ہو سکتی تھی۔ پس اس سے قاضیوں کو خاص طور پر پانچ رکنی بورڈ کے ممبر ہیں اس اہمیت کا اندازہ ہو جانا چاہیے کہ خلیفہ وقت نے اپنے فیصلے کا اختیار پانچ رکنی بورڈ کو دیا ہے۔ پس اگر اس بات کو قاضی یا ممبران قضاء بورڈ اپنے سامنے رکھیں تو ان کے دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے پُر رہیں۔ کسی بھی معاملے کو کبھی سرسری نہ دیکھیں۔ یہ میں اس لیے نہیں کہہ رہا کہ عموماً یہ ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ بعض مقدمات میں یہ احساس ہوتا ہے کہ جس گہرائی سے معاملے کو دیکھا جانا چاہیے اور قرآن اور سنت اور حدیث اور زمانے کے حَکم اور عدل کے ارشادات کو جس طرح سامنے رکھا جانا چاہیے تھا، سامنے نہیں رکھا گیا۔ پس جب خلیفہ وقت نے اعتماد کر کے اپنے اختیار ایک بورڈ کو تفویض کیے ہیں تو بورڈ کے ہر ممبر کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہونا چاہیے اور ہر ساعت کے وقت یہ بات سامنے ہونی چاہیے۔

اسی طرح فیصلے کو آخری شکل دیتے ہوئے بھی ممبران بورڈ کو یہ بات مدّنظر رکھنی چاہیے کہ جو فیصلہ لکھ رہے ہیں یہ صرف عام فیصلہ نہیں جو بورڈ نے لکھ دیا بلکہ بڑی گہرائی میں جا کر ہر چیز کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ لکھنا ہے اور پھر یہ بات صرف پانچ رکنی بورڈ پر ہی منحصر نہیں ہے، یہیں تک محدود نہیں ہے یا ان کا ہی کام نہیں ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کرنا ہے۔ بلکہ یہ ہر قاضی کا کام ہے جسے خلیفہ وقت نے اس پر اعتماد کر کے فیصلہ کرنے کے لیے مقرر کیا ہے۔ ہر قاضی خلیفہ وقت کا نمائندہ ہے اور ہر عہدیدار نمائندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے کاموں میں سے ایک بہت بڑا اہم کام انصاف کو قائم کرنا بھی رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (ص:27) پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کر اور اپنی خواہشات کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ پس خلیفہ وقت کی نمائندگی میں ہر قاضی کا بھی اور ہر اس عہدیدار کا بھی یہ کام ہے جس کے ذمہ فیصلہ کے اختیارات ہیں۔ اگر یہ نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتے ہیں بلکہ دوہرے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں کہ فرائض کی انصاف کے ساتھ بجا آوری نہیں کی اور دوسرے خلیفہ وقت کے اعتماد کو بھی ٹھیس پہنچائی اور اس نے جو ایک اعتبار کیا تھا اس کو صحیح طرح انجام نہیں دیا اور اس کو بھی خدا تعالیٰ کے سامنے گناہگار ٹھہرانے کا باعث بن رہے ہیں۔ پس قاضیوں کی ذمہ داری کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔

قضاء کے سوسال پورا ہونا بیشک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن اس فضل کا حصہ ہر وہ شخص اس وقت بنے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اس فرض کی انجام دہی کرے گا جو اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (النساء:136) اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

یہ آیت عمومی طور پر تو ہر ایک کے لیے ہے۔ ہمیں صرف یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ صرف گواہوں کے یا مسائل لانے والوں کے یا گواہی دینے والوں کے لیے ہی ہے۔ یہ صرف ان لوگوں کو محدود لائحہ عمل نہیں دیتی جن کی گواہیاں چاہئیں بلکہ مسائل اور معاملات حل کرنے والوں کے لیے اس میں لائحہ عمل ہے۔ پہلا حکم ہی اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے کا ہے یعنی تمہارا فیصلہ انصاف کے باریک در باریک پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اور شریعت اور قانون کے تمام پہلو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔ اور پھر اس کے معیار مقرر فرمائے ہیں کہ یہ تبھی ممکن ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کر رہے ہو اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے یہ بات ہو، یہ کام ہو اور پھر ساتھ یہ دعا بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ فریقین کو سنتے ہوئے میرے دل و دماغ کی کیفیت کو بھی جانتا ہے اور اس کی مجھ پر نظر بھی ہے۔ یہ بات ہر وقت ذہن میں ہونی چاہیے۔ قاضی چاہے بورڈ میں ہو یا ویسے قاضی ہو جب بھی وہ کوئی معاملہ سن رہا ہے تو یہ بات سامنے ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ میرے دماغ کی کیفیت کو بھی جانتا ہے اور اس کی مجھ پر نظر بھی ہے اور فیصلہ لکھتے ہوئے بھی یہ بات سامنے ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر کیفیت کو جانتا ہے، ہر حالت کو جانتا ہے اور اس کی مجھ پر نظر ہے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ قاضی اس معیار پر اپنے آپ کو پرکھیں کہ اگر وہ کسی مقدمے میں فریق ہوں یا یہ کہ فریق کی جگہ وہ خود ہوں تو اپنے خلاف گواہی دیں گے؟ یعنی سچائی کو قول سدید کی حد تک بیان کریں گے؟ اور یہ کرنے سے کس قدر نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ یہ بات بھی ان کے اپنے سامنے ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ دوسروں کے لیے تو بڑا عمدہ فیصلہ کرتے ہیں اور فریقین سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ سچائی پر قائم رہیں۔ انہیں نصیحت بھی کرتے ہیں لیکن جب اپنے پر بات آئے تو معیار بدل جاتے ہیں۔ قانونی حیلوں کی آڑ میں بعض عہدیدار یا بعض فیصلہ کرنے والے بھی حقیقت کو چھپاتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدین تمہیں بہت پیارے ہیں۔ کیا اگر تم ملزم کے کٹہرے میں کھڑے ہو تو اتنی جرأت ہے کہ والدین کے خلاف گواہی دے سکو؟ پھر بیوی بچے ہیں، بہت پیارے ہیں اور خاص طور پر بچے تو پھر کیا ہمارا یہ معیار ہے کہ بچوں کے خلاف گواہی دینی پڑے تو دیں؟ یہ تقویٰ کا معیار ہے جو ہر عہدیدار اور فیصلہ کرنے والے کا ہونا چاہیے۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود کے صحابی ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ان کے بیٹے تھے۔ یہ شاہ صاحب تعلیم حاصل کرنے کے لیے شام میں بھی رہے ہیں۔ حدیث کے بڑے عالم تھے۔ جماعت میں بخاری کی جلدوں کا بھی انہوں نے ترجمہ کیا اور شرح لکھی ہے۔ قادیان میں ان کے ایک بیٹے کو کسی بات پر تعزیر ہوئی۔ نوجوانی میں قدم رکھ رہا تھا۔ بچوں سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس کے لیے جب تعزیر ہوئی تو نظام جماعت نے بدنی سزا تجویز کی لیکن ماں کی ممتا نے اس کو بچانے کی کوشش کی اور شکایت کرنے والوں، سزا دینے والوں پر غصہ کا اظہار کیا اور کہا کہ میرے بیٹے نے ایسی حرکت نہیں کی۔ اس پر شاہ صاحب نے انہیں فرمایا کہ تم غلط کہتی ہو۔ اگر تم نے کسی قسم کی ایسی گواہی دینے کی کوشش کی تو پھر یاد رکھو کہ مَیں تمہارے خلاف بھی گواہی دوں گا اور بیٹے کے خلاف بھی گواہی دوں گا اور نظام کو بتاؤں گا کہ میرا بیٹا غلط تھا اور اسے ضرور سزا دی جائے۔ تو یہ تقویٰ پر چلنے والوں کے معیار ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عدل کے تقاضے پورے کرنے کے لیے ہر قسم کے اثر و رسوخ سے بالا ہو کر فیصلہ کرنا ہے۔ کوئی صاحب اثر ہے یا معمولی آدمی ہے، اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب ایک ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی قسم کے جھگڑے کے معاملے میں حق دار کو حق دلوانے کا کہا ہے۔ اگر امیر کا حق بنتا ہے تو اسے دلواؤ

اور اگر غریب کا حق بنتا ہے تو اسے دلواؤ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے گول مول بات کرنے اور کسی شہادت کو چھپانے کی سختی سے مناہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر معاملہ کی تہ کو جانتا ہے۔ پس انصاف کے تقاضے بھی تبھی پورے ہوں گے جب ہر قاضی اپنے معاملات میں بھی یہ معیار قائم کرے۔ یہ نہیں کہ اگر اپنا کوئی مقدمہ عدالت میں پیش ہو تو اس کے لیے وہ معیار قائم نہ کرے جو وہ اپنے سامنے پیش ہونے والے فریقین سے چاہتا ہے اور جس کی انہیں نصیحت کرتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض دفعہ فیصلہ کرنے والے بھی اپنے آپ کو کسی نقصان سے بچانے کے لیے یا اپنے قریبیوں کو نقصان سے بچانے کے لیے ایچ پیچ یا اثر و رسوخ کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ چیز انتہائی غلط ہے اور ہمارے نظام میں اس کی مکمل طور پر بیخ کنی ہونی چاہیے، ختم ہونا چاہیے۔ بہر حال انصاف کی کرسی پر بیٹھنے والے کو انصاف کے ہر پہلو کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمدردی کے جذبے کے تحت اگر کہیں قانون اور شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے نرمی دکھانی ہے تو پھر بھی یہ ضروری ہے کہ دونوں فریقین کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ ہو۔ ظالم اور مظلوم کی مدد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب اعن اخاک ظالماً او مظلوماً، حدیث 2444)

پس یہ باتیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتیں جب تک تقویٰ کا اعلیٰ معیار نہ ہو۔ ہر فیصلے کے لیے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لیے دعا نہ کی جائے اور ہر مقدمے کو گہرائی میں جا کر، ہر پہلو کو دیکھ کر سماعت نہ ہو اور مقدمے میں اپنے آپ کو بھی اس معیار کے مطابق پرکھا نہ جائے جس کی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہدایت فرمائی ہے۔ تب تک انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوں گے۔ اگر اس طرح ہو گا تبھی انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں گے۔ نظام کے وسیع ہونے سے پاکستان میں بھی نئے نئے قاضی شامل ہو رہے ہیں اور ہوں گے۔ دوسری دنیا میں بھی، ممالک میں شامل ہو رہے ہیں اور ہوں گے لیکن ہمارے قاضی کا معیار صرف قانون جاننا یا شریعت جاننا یا صائب الرائے ہونا ضروری نہیں ہے کہ وہ اچھی رائے دینے والا ہے بلکہ تقویٰ بھی ایک بہت بڑی شرط ہے اور اس کے حصول کے لیے خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق اور ہر فیصلہ سننے کے لیے بیٹھتے ہوئے اور ہر فیصلہ لکھتے ہوئے خاص طور پر دعا کی ضرورت ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ قاضیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ یہ ارشاد گو اسّی بیاسی سال پرانا ہے لیکن اس کی اہمیت آج بھی قائم ہے۔ اس لیے میں نے اس وقت یہ سنانے کے لیے، آپ کے سامنے پیش کرنے کے لیے رکھ لیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ:

”قاضیوں کو بھی چاہیے کہ جب وہ قضاء کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہوں اس وقت وہ چھوٹوں اور بڑوں، افسروں اور ماتحتوں، مزدوروں اور سرمایہ داروں، غریبوں اور امیروں، کمزوروں اور طاقتوروں کے تمام امتیازات کو مٹا کر بیٹھیں جس طرح خدا تعالیٰ مالک یوم الدین ہے اور اس کی بادشاہت میں کسی کی حق تلفی نہیں ہو سکتی اسی طرح وہ بھی“ (یعنی قاضی صاحبان) ”جزاء و سزا کے مالک ہوتے ہیں۔ انہیں بھی چاہیے کہ وہ خدا تعالیٰ کی اس صفت کے انعکاس میں فیصلہ کرتے وقت کسی کی حق تلفی نہ ہونے دیں۔ وہ قضاء کے وقت خلیفۃ اللہ ہوتے ہیں اور اس وقت ان کے دل پر کسی قسم کا اثر نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کا دل ایسا ہی غیر کے اثرات سے منزّہ ہونا چاہیے جیسے خدا تعالیٰ کا عرش ہوتا ہے اور اگر وہ اس کو نبھا نہیں سکتے تو پھر قضاء کا ہر فیصلہ قیامت کے دن ان کے گلے میں لعنت کا طوق بن کر پڑے گا۔ قضاء کوئی کھیل نہیں، تماشا نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے...... قضاء کا عہدہ معمولی عہدہ نہیں۔ اگر کوئی شخص سچے دل سے قضاء کے فرائض سرانجام دیتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے کیونکہ دنیا میں انصاف قائم کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ جس شخص کو قضاء کا عہدہ ملتا ہے اس کے لیے فوراً دو کھڑکیاں کھل جاتی ہیں ایک جہنم کی طرف سے اور ایک جنت کی طرف سے اور اس کے یہ اپنے اختیار میں ہوتا ہے کہ چاہے تو وہ جہنم میں چلا جائے اور چاہے تو جنت کا وارث بن جائے۔“ (اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دو دروازے کھول دیے)۔ ”اگر وہ انصاف سے کام نہیں لیتا، بڑوں کی رعایت کرتا ہے، جلدی جوش میں آ جاتا ہے۔“ (یہ بھی بہت ضروری ہے۔ بعض جگہ یہ بھی شکایتیں آتی ہیں۔ قضاء میں قاضی اول بھی اور بعض دفعہ دو رکنی بورڈ کے تحت قاضی صاحبان بھی بعض باتیں سن کے غصے میں آ جاتے ہیں یا جب کوئی فریق مدّعی یا مدعا علیہ صحیح جواب نہیں دے رہے ہوتے یا کوئی غلط بات کرتے ہیں تو جوش میں آ جاتے ہیں حالانکہ قاضی کا کام یہ ہے کہ تحمل سے بات سنے اور تحمل سے سمجھائے۔) ”اور حقیقت معلوم کرنے کی پوری کوشش نہیں کرتا۔“ بعض دفعہ پہلے ہی دماغ بنایا ہوتا ہے کہ یہ اس لائن پر چلنا چاہیے۔ اگر اس کے الٹ بات فریق نے کی تو جوش میں آ گئے اور جب جوش میں آ گئے تو پھر حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ تو یہی آپؓ نے فرمایا کہ پوری حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔) ”تو جہنم اس کے قریب ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ انصاف سے کام لیتا ہے، بڑوں کا لحاظ نہیں کرتا، چھوٹوں کی حق تلفی نہیں کرتا اور جلد بازی سے کام نہیں لیتا بلکہ پورا غور کرنے کے بعد فیصلہ کرتا ہے تو جنت اس کے قریب ہو جاتی ہے اور باوجود اَور ہزاروں قسم کی کمزوریوں کے وہ جنت کا مستحق سمجھا جاتا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے۔“ فرماتے ہیں ”پس میں قاضیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دلیر، منصف اور عادل بننے کی کوشش کریں اور کسی انسان سے نہ ڈریں بلکہ خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ قاضی ہونے کی صورت میں ان کا تعلق براہِ راست خدا تعالیٰ سے ہو جاتا ہے اور کوئی علاقہ درمیان میں نہیں ہوتا۔ پس انہیں صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر اپنی نگاہ رکھنی چاہیے اور اگر دنیا کے سارے افسر، دنیا کے سارے حکام اور دنیا کے سارے بادشاہ مل کر بھی ان کے مخالف ہو جائیں تو وہ وہی کریں جو انصاف ہو اور کسی کا ڈر اپنے دل میں پیدا نہ ہونے دیں مگر یہ شرط ہے کہ وہ قانون کے اندر رہتے ہوئے انصاف کریں۔ اگر قانون میں کوئی نقص ہے تو اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جنہوں نے قانون بنایا قاضیوں پر نہیں۔ پس انہیں اس بات کی اجازت نہیں کہ قانون توڑیں بلکہ قانون کے اندر رہتے ہوئے وہ انصاف کریں اور ہر حق دار کو اس کا حق دلانے کی کوشش کریں۔“

(خطباتِ محمودؓ جلد 17 صفحہ 140 تا 142 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 مارچ 1936ء)

پس یہ خوبصورت ارشاد اس بات کی مزید وضاحت کر دیتا ہے جو میں بتا آیا ہوں اور جو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے ایک قاضی کے لیے شرط رکھی ہے۔ جب انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کریں گے تو پھر وہ فیصلہ بھی قابل قبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ قبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا، یہ اصول جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے یہ خاص قوم اور خاص حالات کے لیے نہیں ہے بلکہ ایک اصولی ہدایت ہے کہ وَاِنۡ حَکَمۡتَ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ۔ (المائدۃ:43) اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ پس انصاف کا معیار جو بیان ہو چکا ہے اس کے مطابق فیصلہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے والا بناتا ہے اور جب ایک قاضی نیک نیتی سے ایک فیصلہ لکھ رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ مددگار بھی ہوتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فیصلہ کرتے وقت بعض دفعہ اگر مدّعی یا مدعا علیہ میں سے کسی کو سمجھانا پڑے کہ نرمی کا سلوک کرے۔ گو اس کا حق بنتا ہو کہ وہ اپنا پورا حق لے تو اس کو سمجھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قاضی بات کر سکتا ہے، سمجھایا جا سکتا ہے لیکن میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ کسی فریق کو یہ احساس نہیں ہونا چاہیے کہ قضاء نے، قاضی نے فلاں فریق کی طرفداری کی ہے۔ عموماً میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ شکایت کر دیتے ہیں اور قاضی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا۔ وہ تو جھگڑے کو احسن رنگ میں نپٹانے کے لیے بعض سوال بھی فریقین سے کرتا ہے اور قاضی تجویز بھی دے دیتا ہے کہ اس کا حل یوں بھی ہو سکتا ہے اور یوں بھی اور ہماری قضاء تو ویسے بھی ایک ثالثی ادارہ ہے لیکن اس سوال جواب کا بعض دفعہ غلط تاثر قائم ہو جاتا ہے جسے قاضی صاحبان کو وضاحت کر کے زائل بھی کرنا چاہیے۔

اسی طرح قضاء میں زیادہ تر ہمارے عائلی معاملات ہی عموماً آتے ہیں اور وہاں بھی حقوق میں جب

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

(یہ ان کیلئے ہے) جو لوگ کہتے ہیں اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (آل عمران:32)

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

حق مہر کے اوپر سوالات آتے ہیں تو بڑے سوال اٹھتے ہیں اور حالات دیکھ کر شریعت اجازت دیتی ہے کہ اگر قاضی چاہیں تو ان کو سمجھا کے حق مہر کم بھی کروا سکتے ہیں۔ حالات کا جائزہ بھی لے سکتے ہیں اور پھر فیصلہ لکھیں۔ بہر حال یہ قاضی کی ذمہ داری ہے کہ فریقین کی تسلی کروانے کی حتی المقدور کوشش کریں۔ یہ تو یقیناً ہے کہ جس ایک فریق کے خلاف فیصلہ ہو اس کے دل میں کچھ رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، اعتراض پیدا ہوتے ہیں کہ اِس طرح نہیں ہوا اُس طرح نہیں ہوا لیکن قاضی کی طرف سے شریعت اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے حتی الوسع اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ انصاف کے فیصلے کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ کسی بھی ملک میں کسی بھی سطح پر ہمارے قضاء کے نظام میں یہ تاثر قائم نہ ہو اور کسی فریق کو یہ شکوہ کبھی نہ ہو کہ میری بات غور سے نہیں سنی گئی اور دوسرے کی سن لی گئی۔ جب نیک نیتی سے اور دعا کے ساتھ فیصلے ہوں گے تو عموماً یہ تاثر قائم نہیں ہوگا۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ لوگ بھی تقویٰ سے کام نہیں لیتے اور تقویٰ کا وہ معیار نہیں ہے جو ہونا چاہیے اور اپنے حق کے لیے غلط بیانی بھی کر جاتے ہیں اور پھر جیسا کہ میں نے کہا شکوہ بھی ہوتا ہے کہ دوسرے کے حق میں فیصلہ کر کے صحیح نہیں کیا گیا۔ لیکن قاضی اگر سوچ سمجھ کر اور پوری تفصیل میں جا کر حسب ضرورت تنقیحات وضع کر کے اصل معاملے کو سامنے رکھ کر جب فیصلہ کرتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اگر فیصلہ صحیح ہے تو اسے دو ثواب ملیں گے اور اگر باوجود کوشش کے اس سے فیصلہ غلط ہو گیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیتی کا بہر حال ملے گا۔ پس اب یہ ذمہ داری قاضی کی ہے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرے ورنہ ثواب کے مقابل پر گناہ بھی ہے۔ قرآن کریم نے واضح فرما دیا ہے کہ جہاں قرآن کریم کے واضح احکامات ہیں وہاں ان کے مطابق فیصلے کرو۔ جہاں یہ نہیں ملتے وہاں سنت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق فیصلہ ہو۔ ایک صحابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں کسی فیصلہ کے لیے واضح حل قرآن سے بھی نہ ملے اور میری سنت سے بھی نہ ملے تو پھر کیا کرو گے تو انہوں نے عرض کیا پھر اپنے اجتہاد سے کام لوں گا، غور کروں گا، سوچوں گا، دعا کروں گا اور جو حل تمام انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے سامنے آئے گا اسے لاگو کروں گا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

(سنن ابوداؤد، کتاب القضاء، باب اجتہاد الرائ فی القضاء، حدیث 3592)

پس ہمارے سامنے ہر وقت انصاف کے تقاضے باریکی کے ساتھ پورے ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ وقت نہیں تھا یا طبیعت خراب تھی، اس وجہ سے جزئیات میں جائے بغیر جلدی میں فیصلہ دے دیا یا مجھے صدر صاحب قضاء بورڈ کی طرف سے حکم تھا کہ جلدی فیصلہ کرو اس لیے میں نے فیصلہ دے دیا۔ ایسے فیصلے گناہگار بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں لاتے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فیصلے واضح ہوں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بعض فیصلوں میں خاص طور پر قاضی اول کا غیر واضح الفاظ میں فیصلہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات مرافعہ اولیٰ اور ثانیہ اور بلکہ آخری بورڈ تک کے فیصلوں میں بعض دفعہ الفاظ کے چناؤ میں یا تحریر میں غلطی ہو جاتی ہے۔ لگتا ہے مبہم سا فیصلہ ہے تو فیصلے بڑے واضح ہونے چاہئیں۔ گذشتہ دنوں بھی میرے سامنے ایک فیصلہ آیا جس میں مجھے بھی یہ سمجھنے میں وقت لگا کہ قاضی کے فیصلہ میں اس نے جو بعض فقرے لکھے ہوئے تھے یا اس میں ایک فقرہ تھا یہ فقرہ مدّعی کے حق میں جا رہا ہے یا مدعا علیہ کے حق میں جا رہا ہے۔ ایسے فیصلے جب فریقین کو ملتے ہیں تو پھر وہ اس سے اپنے مطلب کی بات نکالتے ہیں یا نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور بلا وجہ پھر معاملے کو طول دیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے مقدمے میں پھر مزید اپیلیں ہوتی ہیں۔ پس قاضی کے فیصلوں کی ڈرافٹنگ (drafting) بھی اور فریزنگ (phrasing) بھی بہت اہم چیز ہے۔ جہاں نیا نظام قائم ہو رہا ہے ان ملکوں میں خاص طور پر قاضیوں کے ریفریشر کورس کرتے رہنے چاہئیں اور بنیادی باتوں اور فیصلوں کی تحریر کے بارے میں اچھی طرح ہر قاضی کی ٹریننگ بھی ہونی چاہیے اور اس کے علم میں لانا چاہیے۔

قضاء کے نظام کو قائم ہوئے جب پچیس سال ہوئے تھے اور اس وقت دینی علم رکھنے والے اور بڑے پڑھے لکھے قاضی موجود تھے تو اس وقت بھی بعض غلطیاں کر جاتے تھے، بعض قانونی سقم پیدا ہو جاتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1944ء میں، اس وقت تقریباً پچیس سال ہو گئے تھے، شوریٰ میں قاضیوں کی ایک غلطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

’’یہاں کے قاضی تو بعض اوقات مدعی اور مدعا علیہ میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ کبھی ایک فریق پر بارِ ثبوت ڈال دیتے ہیں اور کبھی دوسرے پر۔‘‘ (رپورٹ مجلس مشاورت 1944ء، صفحہ 68)

پھر آپ نے ایک فیصلے میں مدعی اور مدعا علیہ کی تعیین کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ

’’شریعت کی رو سے مالی مقدمات کی بناء مدعی اور مدعا علیہ کی تعین پر ہوتی ہے۔ اس لیے فریقین کا تعین ضروری ہے۔ اگر کسی مقدمہ میں دونوں فریق مختلف حیثیتوں سے مدعی بھی ہوں اور مدعا علیہ بھی۔ قاضی کو چاہیے کہ اصل مقدمہ کی سماعت سے پہلے تحریر کرے کہ فلاں جزو میں‘‘ (یعنی اسی مقدمے کے فلاں جزو میں) ’’فلاں مدعی اور فلاں مدعا علیہ ہے اور فلاں جزو میں‘‘ (جو اس مقدمے کا ایک حصہ ہے اس میں) ’’فلاں مدعی اور فلاں مدعا علیہ ہے۔ اگر کسی وقت کسی مقدمہ میں ایک ہی دعویٰ کے متعلق دونوں مدعی اور دونوں مدعا علیہ قرار پا سکتے ہوں تو قضاء کو چاہیے کہ دونوں طرف سے بالمقابل دعوے لے لے۔‘‘ (حضرت المصلح الموعودؓ کے قضائی فیصلے وارشادات، ارشاد نمبر 10 جلد 1 صفحہ 199 شائع کردہ دار القضاء ربوہ)

پس یہ ایسی باتیں ہیں کہ اگر ان کے بارے میں احتیاط نہ کی جائے، واضح نہ ہو تو فیصلے میں الجھنیں پیدا ہوں گی۔ قضاء کا بھی وقت ضائع ہوگا۔ فریقین کا بھی اعتبار قضاء سے اٹھ جائے گا۔ میرے پاس پھر اپیلیں کرتے ہیں تو یہاں میرا بھی وقت ضائع ہوگا۔ گو کہ پانچ رکنی قضاء بورڈ عموماً اپنے پاس اپیل آنے پر ایسے سقم دور کر دیتا ہے۔ اور اچھے فیصلے ہوتے ہیں لیکن ابتداء میں قاضی کی غلطی کی وجہ سے بعض معترضین بے چینی پیدا کر دیتے ہیں اور کم از کم ان کو بے چینی پیدا کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس ہر قاضی کو ہر سطح پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ فیصلے کرنے چاہئیں اور ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ پوری توجہ نہ دینے سے وہ نہ صرف فریقین کا اعتماد کھوتا ہے بلکہ نظام جماعت پر اعتراض کا موقع بھی پیدا ہوتا ہے اور پھر بعض دفعہ بعض منافقین کو، کمزور ایمان والوں کو بھڑکانے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں اس سیمینار میں یا ریفریشر کورس میں جو کچھ سننے اور تبادلہ خیال کرنے کا موقع ملا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اسے استعمال کرنے کی بھی توفیق دے۔ صدر صاحب قضاء بورڈ پاکستان نے جیسا کہ میں نے کہا کہ بڑی تفصیلی باتیں بیان کی ہیں اور جس نے بھی مجھ سے بات کی ہے انہوں نے ان کی باتوں کی بڑی تعریف کی ہے۔ انہوں نے فائل بنانے کا، کیس کرنے کا بڑا واضح طریقہ کار بیان کیا ہے جو مقدمے کی ابتداء سے لے کر آخر تک ہونا چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ جو بھی کارروائی یہاں ہوئی ہے قضاء اس کی اشاعت بھی کرے گی تا کہ تمام دنیا کے قاضیوں تک یہ باتیں پہنچ جائیں اور اسی طرح ناظم قضاء نے یا باقی لوگوں نے، مقررین نے اگر کوئی باتیں کی ہیں تو وہ بھی ایک مکمل رپورٹ شائع ہو جائے اور اس میں یہ سب باتیں آجائیں۔ جو تبادلہ خیال آپ نے کیا ہے وہ باتیں بھی بیچ میں آجائیں، اسے یکجا کر لیں اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا ہر ملک کی قضاء کے صدر کو بھیج دیا جائے تا کہ وہ اس سے استفادہ کریں۔

اسی طرح آپ کو ناظم صاحب قضاء پاکستان نے بتا دیا ہوگا کہ قضاء پاکستان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے لے کر میرے تک تمام خلفاء کے قضائی فیصلوں پر جو ہدایات ہیں یا فیصلے ہیں ان کو کتابی صورت میں یکجا کیا ہے۔ مطلب یہ کتاب ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ جلد (پر مشتمل) ہے۔ ان کی اشاعت بھی جب ہو جائے تو ہر ملک میں پہنچ جانی چاہیے اور ہر ملک کے قاضی کو اور امیر جماعت کو اسے پڑھنا چاہیے کیونکہ ان سے عمومی طور پر اکثر معاملات میں اصولی رہنمائی مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور سب سے بڑھ کر دعائیں کرنے کی اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے انصاف کے مطابق فیصلے کروائے اور بشری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتا رہے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14/جون 2019)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ و حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے نواسے محترم مرزا انس احمد صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21؍دسمبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم مرزا انس احمد صاحب کے کیا خاندانی کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مرزا انس احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بڑے بیٹے تھے ان کی گزشتہ دنوں ربوہ میں 81 سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ حضرت مصلح موعودؓ کے سب سے بڑے پوتے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب محمد علی خان صاحب کے نواسے تھے۔ اس لحاظ سے یہ میرے ماموں زاد بھائی بھی تھے۔

سوال حضور انور نے محترم مرزا انس احمد صاحب کے کیا تعلیمی کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان میں لی اور ربوہ میں مکمل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے پاس کیا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ 1955ء میں زندگی وقف کی اور 1962ء میں عملی زندگی میں قدم رکھا۔ مختلف شعبہ جات میں کام کیا۔ علمِ حدیث، فلسفہ اور انگریزی ادب میں ان کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ اپنے گھر میں بھی انکی بڑی اچھی لائبریری تھی۔ پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ کوئی طالبعلم بھی کسی شعبہ میں رہنمائی کیلئے آجاتا تو بڑی اچھی معلومات دیا کرتے تھے۔ حدیث کے اہم اور بنیادی مأخذ کی کتب کے سیٹ بھی ان کے پاس تھے۔

سوال محترم مرزا انس احمد صاحب نے جب اپنی زندگی وقف کی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے جب 1955ء میں زندگی وقف کی تو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ’’میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے اس کے بعد میرے پاس تین درخواستیں آئی ہیں ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے جو عزیزم مرزا ناصر احمد کا لڑکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مرزا انس احمد صاحب کی کن کن جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 56 سال تک ان کو مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت کی توفیق ملی۔ پہلے ابتدائی تقرر ان کا تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرر ہوا۔ پھر نائب ناظر اصلاح و ارشاد، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری۔ جامعہ احمدیہ کے ایڈمنسٹریٹر، ناظر تعلیم، نائب ناظر دیوان و کیل الاشاعت تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ مرکزیہ میں بھی ان کو مختلف خدمات کی توفیق ملی۔ براہین احمدیہ اور محمود کی آمین کا انگریزی ترجمہ بھی کیا۔ آجکل سرمہ چشم آریہ، ازالۂ اوہام اور درثمین کے انگریزی ترجمہ کی نظر ثانی پر کام کر رہے تھے۔ ناصر فاؤنڈیشن کے چیئرمین رہے۔ مجلس افتاء کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن بورڈ کے ممبر بھی تھے۔ آج کل مسند احمد بن حنبل کا اردو ترجمہ یہ کر رہے تھے۔

سوال حضور انور نے محترم مرزا انس احمد صاحب کے بچپن کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم قادیان سے آئے تو ان دنوں میں نے یہ ہدایت دی ہوئی تھی کہ مالی تنگی کی وجہ سے صرف ایک ایک روٹی فی کس دی جائے گی۔ ایک دن میرا پوتا انس احمد روتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھے بتایا گیا کہ یہ کہتا ہے کہ ایک روٹی سے میرا پیٹ نہیں بھرتا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ایک ہی روٹی دینی ہے۔ اگر اس کا پیٹ ایک روٹی سے نہیں بھرتا تو پھر تم مجھے آدھی روٹی دے دیا کرو اور میری آدھی روٹی اسے دے دیا کرو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا اس طرح میں آدھی روٹی میں گزارا کرلیا کروں گا اور یہ ڈیڑھ روٹی کھالیا کرے گا۔

سوال محترم مرزا انس احمد صاحب نے اپنے داماد کو بخارا کے سفر پر جاتے وقت کیا نصیحت کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے داماد مرزا وحید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے سفر پر بخارا اور سمرقند جا رہا تھا تو مرزا انس احمد صاحب نے مجھے کہا کہ وہاں تم جا رہے ہو تو امام بخاریؒ کی قبر پر بھی جانا اور میری طرف سے بھی دعا کرنا اور سلام کہنا۔

سوال مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے موصوف کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ جو کام آپ کو دیا جاتا آپ نہایت جانفشانی، محنت اور لگن کے ساتھ اسے سرانجام دیتے۔ کمزوری اور بیماری کے باوجود مَیں نے آپ کو لیپ ٹاپ پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا ترجمہ کرتے ہوئے دیکھا۔ اکثر کہتے کہ میری خواہش ہے کہ جو کام خلیفہ وقت نے میرے سپرد کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسے پورا کر دوں۔ احادیث اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔

سوال محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی بیٹی نے موصوف کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی بیٹی کہتی ہیں کہ ان کی وفات کا سن کے بہت ساری پرانی یادیں میرے دل میں آئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ کہتی ہیں میری بیٹی کی شادی تھی تو انتظام چیک کرنے کیلئے وقت سے پہلے مارکی میں گئی تو وہاں بھائی انس پہلے سے بیٹھے تھے اور رو رہے تھے۔ مَیں حیران ہوئی کہ یہاں اتنی جلدی کیوں آگئے ہیں تو مجھے دیکھ کر بتایا کہ آج مجھے تمہارے ابا میر داؤد احمد صاحب مرحوم بہت یاد آرہے تھے، تو میں یہاں آکر تمہارے لئے دعا کر رہا تھا۔

سوال محترم مرزا انس احمد صاحب مرحوم کے بھانجے مکرم عامر احمد صاحب نے ان کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے بھانجے عامر احمد لکھتے ہیں کہ خوشی غمی میں ایک محبت کرنے والے باپ کی طرح موجود رہے۔ ہر گھر میں اونچ نیچ ہوتی ہے لیکن ایسے معاف کر دیتے جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ بلکہ اگر محسوس کر لیتے کہ میری کسی نصیحت کی وجہ سے اگلے کو تکلیف پہنچی ہے تو اس نیک نصیحت کے باوجود اگلے دن خود اس سے معذرت کرتے۔

سوال محترم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف نے مرحوم کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: منیر الدین شمس صاحب کہتے ہیں کہ ہمیشہ انہیں ہمدرد اور شفیق پایا۔ باوجودیکہ عمر میں مجھ سے کافی بڑے تھے کبھی انہوں نے نہ اپنی عمر کی اور نہ اپنے علم کی برتری کا اظہار کیا۔ جب بھی انہیں کوئی کام دیا گیا انہوں نے بہت محنت اور لگن کے ساتھ اسے نبھایا۔ خلافت سے بے پناہ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ اکثر جب بھی کام کے سلسلہ میں بات ہوتی تو یہی کہتے کہ میرا اسلام کہنا۔ اور مجھے سلام بھجواتے تھے اور ہر مرتبہ پوچھتے تھے کہ میرے کام کی وجہ سے کوئی ناراضگی تو نہیں۔

سوال محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے مرحوم کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حافظ مظفر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میاں صاحب گوناگوں صفات کے مالک تھے۔ خدا ترسی، محبتِ الٰہی، عشقِ قرآن، عشقِ رسول، سادگی، تواضع اور رحمت وشفقت آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے۔ غرباء اور مساکین کا بہت احساس تھا۔ کسی ضرورتمند کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے خواہ قرض لے کر ہی اس کی مدد کیوں نہ کرنی پڑے۔ ایک علمی شخصیت تھے۔ حصولِ علم کا خاص ذوق تھا اور اس کیلئے آپ نے بہت محنت اور مجاہدہ کیا۔

سوال مکرم خالد صاحب رشین ڈیسک لندن نے مرحوم کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خالد صاحب رشین ڈیسک لندن لکھتے ہیں کہ میاں صاحب کی شخصیت جب بھی خاکسار کے ذہن میں آتی ہے تو لگتا ہے جیسے ان کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ کی حقیقی اور عملی تصویر تھی۔ میاں صاحب کو مختلف علوم سیکھنے کا بے انتہا شوق تھا۔ علم حدیث ان کا خاص اور پسندیدہ موضوع تھا۔ علم اللسان بھی ان کا خاص شوق تھا۔ مہمان نوازی بھی ایک خاص وصف تھا۔

سوال مکرم محمد سالک صاحب مبلغ برما نے مرحوم کی کیا خصوصیت بیان کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمد سالک صاحب کہتے ہیں کہ ایک طالبعلم منیر احمد سری لنکا سے جامعہ میں پڑھنے کیلئے آئے تھے۔ جامعہ کے دوران ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ انکی شدید بیماری پر میاں صاحب بہت زیادہ فکرمندی سے دن رات ہوسٹل میں آکر ان کا حال اس طرح پوچھا کرتے تھے جیسے کہ ان کا کوئی اپنا عزیز بیمار ہو۔ اُن دنوں میں مرزا انس احمد صاحب جامعہ احمدیہ کے ایڈمنسٹریٹر تھے۔

سوال مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی وکالت تصنیف یو۔کے نے مرحوم کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایاز محمود خان صاحب کہتے ہیں کہ ایک بات جو خاص طور پر آپ کہا کرتے وہ یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کرتے وقت صرف لفظی ترجمہ ڈکشنری سے لگا دینا کافی نہیں ہے۔ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ وہ لفظ کسی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو کم کرنے والا تو نہیں؟ اور اگر کوئی لفظی ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اصل مضمون کو convey کرنے والا کوئی لفظ ہونا چاہئے۔

سوال مکرم احسان اللہ صاحب مربی سلسلہ گھانا نے مرحوم کی خلافت سے محبت کا کیا واقعہ بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احسان اللہ صاحب کہتے ہیں خلافت کے عشق اور ادب سے معمور وجود تھا۔ بہت لطیف انداز میں اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے دلوں میں یہ محبت انجیکٹ کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ بلا کر خاکسار کو پاس بٹھالیا اور کہا کہ حضور کو فیکس لکھ رہا ہوں یہ ابھی کرنی ہے۔ پھر فیکس لکھنی شروع کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے الفاظ لکھ کر محویت کے عالم میں ان الفاظ پر چند منٹ نظریں جمائے رہے اور پھر بڑے جذباتی انداز میں خلافت سے متعلق اَور باتوں کا ذکر کرتے رہے۔

سوال محترم مرزا انس صاحب مرحوم کا اپنے ماتحتوں کے ساتھ کیا سلوک تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دوست کہتے ہیں کہ ماتحتوں پر شفقتوں کا ایک عجیب سلسلہ تھا۔ کسی کو اپنے سامنے کھڑا نہیں رہنے دیتے تھے۔ شدید بیماری اور کمزوری کے عالم میں بھی بشاشت قائم تھی۔ اگر کسی کو ایک دن ڈانٹ دیا تو دو دن اتنی دلجوئی فرماتے رہتے تھے کہ بعض اوقات شرمندگی محسوس ہوتی تھی۔ اگر کسی کو دفتر میں سختی کرتے دیکھتے تو اس رویے سے بیزاری کا اظہار کرتے۔

سوال محترم مرزا انس صاحب نے اپنی وفات سے قبل کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انہوں نے خواب میں دیکھا کہ بھائی خورشید اور میاں احمد اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں اور انکی ملاقات آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ سے ہو رہی ہے۔ اس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ میری ملاقات بھی اسی طرح ہو جائے۔ سو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ! مجھے بھی اپنے قرب میں بلا لے تو پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آ گے آ جاؤ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب میں جگہ دی۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851
9082768330
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم-بنگال)

’’بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کیلئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے‘‘

دنیا کو سمجھانا، عقل دینا اور آگ میں گرنے سے بچانا، تباہ ہونے سے بچانا یہ ہماری جماعت کا کام ہے اس لئے کہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہمیں وہ معرفت عطا ہوئی ہے جو یقیناً چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قرآن کریم کی صورت میں اتری تھی
لیکن اس کو مسلمانوں کے عمل نے چھپا دیا تھا۔ اور یہ معرفت ہمیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں نکھار کر عطا فرمائی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں
حقیقی تقویٰ کی تعریف، تقویٰ کے حصول کے طریق، متقی کی علامات نیز معرفتِ الٰہیہ کے حصول کے بارہ میں بصیرت افروز بیان

صحابہ کی تبدیلیاں دیکھ کر بہت سارے مسلمان ہوئے
پس آپ علیہ السلام بھی ہم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہم اپنے نمونے تقویٰ کے نمونے، عبادتوں کے نمونے، اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں
تبھی لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں گے، تبھی ان کو اسلام کی خوبصورت تعلیم اور خوبیوں کا پتا چلے گا، تبھی تو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی

’’شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طول اَمل، ریاء اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے
اس کے بالمقابل اخلاق فاضلہ، صبر، محویت، فنافی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں‘‘

جلسہ سالانہ بلجیم 2018ء کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب فرمودہ 16 ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام Dilbeek (برسلز)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے ہم پر کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس زمانے میں جبکہ دنیا میں ہر طرف افراتفری کا عالم ہے کسی کو سمجھ میں نہیں آرہا کہ کس طرف جائیں، کس کو اپنا رہنما بنائیں، کیا کریں جن سے مشکلات دُور ہوں۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہماری رہنمائی کیلئے، پوشیدہ راستہ دکھانے کیلئے، خدا تعالیٰ سے ملانے کیلئے، مخلوق کے حق ادا کرنے کیلئے اپنے جس فرستادے کو بھیجا اسے قبول کریں۔ پس اس قبولیت کا حق تبھی ادا ہوگا جب ہم اس رہنما سے رہنمائی حاصل کریں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں ورنہ اس قبولیت کا کوئی فائدہ نہیں۔

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی اپنی خودغرضیوں کی وجہ سے جو خود اس نے اپنے لئے مشکلات اور مصائب سہیڑے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی آفات کا سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کہیں طوفانوں نے انسانوں کی بربادی کے سامان کئے ہوئے ہیں تو کہیں قحط سالی نے انسانوں کو مصائب اور مشکلات میں گرفتار کیا ہوا ہے۔ جن سامانوں پر انسان کو بھروسہ تھا وہ تباہ ہو رہے ہیں۔ پس ایسے میں ایک مؤمن کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے کو بھیجا ہے جنہوں نے مختلف طریقوں سے، مختلف ذریعوں سے، مختلف الفاظ میں مختلف باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ یہ رہنمائی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر مشتمل ہے ہمیں ہر قسم کی آفات سے بچانے اور ہماری زندگی کے سامان کرنے کیلئے ایک ایسا ذریعہ ہے جو ہمیشہ کیلئے جاری رہنے والا ہے اور اگر ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں تو بہترین نتائج پیدا کرنے والا ہے۔

اس وقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جو آپ نے مختلف مواقع پر اپنی جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرمائے اور جماعت سے یہ توقع رکھی کہ وہ ان ارشادات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہو۔ اور ان میں بڑے درد سے جماعت کو عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے تا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنے رہیں اور مصائب اور ابتلاؤں سے بچیں۔ اُن مشکلات اور مصائب سے بچیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے آتی ہیں۔ حقیقی احمدی ہوں اور بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں تقویٰ پیدا کرنے کیلئے کتنا درد رکھتے تھے تا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائیں اور سچا مؤمن بنائیں اس بات کا اندازہ آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے۔ اپنی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’کل (یعنی 22 جون 1899ء) بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ ’’تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا‘‘ فرمایا ’’اس سے میرے دل میں بڑا دَرد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے‘‘ پھر فرمایا کہ ’’مَیں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے‘‘ فرمایا ’’جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی‘‘ فرمایا ’’تقویٰ خلاصہ ہے تمام صُحُفِ مقدّسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے‘‘ فرمایا ’’مَیں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متّقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام اُنہیں سپرد کروں۔ اور پھر مَیں دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 303)

پس اس درد کو ہمیں سمجھنا چاہئے۔ آپ کی دعاؤں کا وارث بننا ہے تو اس کو سمجھے بغیر اور آپ کی خواہش کے مطابق زندگی گزارے بغیر نہیں بنا جا سکتا۔ پس ہر احمدی کو اس درد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پھر متقی کی علامات کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے کہ ایک متقی کی کیا علامات ہونی چاہئیں۔ آپ فرماتے ہیں: ’’ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اسکا معیار قرآن ہے‘‘ (تقویٰ وطہارت کا معیار قرآن ہے) ’’اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اسکے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا○ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق: 4،3) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈِرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کیلئے راستہ مَخلصی کا نکال دیتا ہے۔‘‘ اسکی تشریح ترجمہ فرما رہے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کیلئے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے‘‘ اور اس کیلئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا‘‘ (بلاوجہ کی دنیاوی خواہشات اسکے دل میں پیدا نہیں ہوتیں) فرمایا ’’مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اسکا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اسلئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کیلئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں‘‘ (جو سچ بولنے سے روکنے والے ہوں ان سے اللہ تعالیٰ متقی کو محفوظ رکھتا ہے) فرمایا کہ ’’یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا، تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمٰن (خدا) نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔‘‘

فرماتے ہیں ’’یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (الطلاق: 4) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے‘‘ (اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ پر توکل کرتے ہیں وہ ان کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ فرمایا جو اسکے پہلے مخاطب تھے) ’’وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کیلئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ مَیں تمہارے ساتھ

ہوں۔غرض برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو اِن مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 12)

پس ایک متقی اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والا ہوتا ہے اور اگر اپنے کاموں کیلئے اپنی چالاکیوں اور ہوشیاریوں پر زیادہ بھروسہ ہو تو پھر اس میں تقویٰ نہیں کہلایا جا سکتا۔ پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے آپ مزید فرماتے ہیں کہ

’’اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے......خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی ہستی بڑی عظیم ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھو اور خوف کھاتے رہو۔ تمہارے دل میں خوف ہونا چاہئے۔ خوف اس لئے کہ پہلے بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ پیار کرنے والا ہے۔ پس متقی جو ہے وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتا ہے اور اُسے یہ خوف رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ فرمایا ’’اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 9)

پھر آپؑ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہونا چاہئے کیونکہ یہی حقیقی نیکی اور تقویٰ ہے۔ لیکن کب انسان کا ہر فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے آپؑ یہ فرماتے ہیں کہ:

’’بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اسکا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔‘‘ (جذبات نفس سے پاک ہونا، نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلنا۔ اور خدا کے ارادے کیا ہیں؟ وہی جس کا پہلے ذکر ہو گیا کہ قرآن کو دیکھو۔ قرآن کے مطابق چلو۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہوئے ہیں، اوامر اور نواہی ہیں، کرنے اور نہ کرنے کے حکم ہیں ان کو دیکھو اور ان پر عمل کرو) فرمایا ’’جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادے سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اسکے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصّہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدّمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتابُ اللہ اسکا حرکت و سکون نہ ہوگا‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دیکھے بغیر وہ کوئی کام نہیں کرے گا) ’’اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ (الانعام: 60)‘‘ کہ کوئی تر یا خشک چیز نہیں مگر اسکا ذکر روشن کتاب میں ہے۔ یعنی کوئی ایسی بات ہے ہی نہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں نہ ہو۔ کوئی انسانی زندگی میں ایسا موقع آتا ہی نہیں یا آئے گا ہی نہیں یا اس کا امکان ہے ہی نہیں کہ وہ ایسا موقع آئے یا ایسی بات ہو جس کے بارے میں کرنے یا نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی نہ دے دیا ہو۔

پس قرآن کریم میں ہر ایک مومن کی رہنمائی ہے۔ فرمایا ’’سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا۔ لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مؤاخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویّت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ عَادَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے‘‘ (یہ حدیث ہے) ’’اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 14-15)

پس انسان کیلئے مصائب و مشکلات سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں سوائے اسکے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکے اور خدا تعالیٰ کو اپنا معاون و مددگار بنائے۔ حالات ایسے ہوں جہاں ہر طرف انسان مشکلات میں گھرا ہو۔ جنگوں کے بھی خطرے ہیں۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں اس کا ذکر کر دیا۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین اردو صفحہ 154)

پس اللہ تعالیٰ سے پیار رکھنا ضروری ہے۔ پھر اپنی بیعت میں آنے کے حوالے سے افراد جماعت کو تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اُسکے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘

فرمایا ’’آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اسکی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اُس بیماری کیلئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کیلئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 10) گناہوں کا، کمزوریوں کا ایک داغ ہوتا ہے دل پر پڑتا ہے اور اگر اس کا علاج نہ کرو گے تو وہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جائے گا۔ فرمایا کہ ’’صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں‘‘ (جو چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں اگر ان کو توجہ نہیں دو گے، سستی دکھاؤ گے تو بظاہر جو چھوٹے لگنے والے گناہ ہیں وہ بڑے گناہ بن جاتے ہیں) فرمایا کہ ’’صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔‘‘ (بعض چیزیں، کمزوریاں ہیں انسان سمجھتا ہے کوئی بات نہیں، معمولی سی چیز ہے۔ فرمایا کہ معمولی نہ سمجھو، یہی بڑا گناہ بن جائے گی اور پھر جس طرح ایک داغ منہ کو سیاہ کر دیتا ہے یہ بڑا گناہ بن کے تمہیں سیاہ کر دے گا۔ اگر چھوٹی چھوٹی برائیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ نہ دی تو یہ بڑے گناہ بن جائیں گے اور اس کی وجہ سے انسان کا کُل چہرہ بھی سیاہ ہو جائے گا، دل بھی سیاہ ہو جائے گا)

فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے‘‘ (ایک طرف تو اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے۔ بہت کرم کرنے والا ہے۔ بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔ بڑا نوازنے والا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ بڑا قہار بھی ہے۔ منتقم بھی ہے۔ جو گناہ کرنے والے ہیں ان کو سزا بھی دیتا ہے۔ فرمایا کہ ’’ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غَیظ و غضب بڑھ جاتا ہے‘‘ (دعویٰ یہ کر رہے ہو کہ ہم بیعت میں آ گئے۔ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان لیا۔ ہم نے دنیا کو دین سکھانا ہے۔ ہم نے دنیا پر اسلام کے غلبہ کیلئے ہر کوشش کرنی ہے، لیکن اگر عمل نہیں تو یہ صرف منہ کی باتیں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بھڑکانے والے ہو۔ فرمایا ’’پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کیلئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔ جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں‘‘ فرمایا کہ ’’جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے‘‘ (وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں سے یہ تھا کہ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا، تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ لیکن کیا ہوا کہ مسلمان کافروں سے ہزیمت اٹھانے والے بن گئے؟ اس لئے کہ ان کے عمل نہیں تھے) آپ نے فرمایا کہ ’’حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے‘‘ (آجکل بھی اس زمانے میں ہم یہی دیکھ رہے ہیں کہ ہر مسلمان حکومت جو ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں غیر مسلم حکومتوں کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں، ان سے مدد کے طالب ہیں اور ان کی مدد سے پھر اپنے مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں، معصوموں کو قتل کر رہے ہیں، بچوں کو قتل کر رہے ہیں، عورتوں کو قتل کر رہے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ کیا اسلام کی یہ تعلیم تھی کہ معصوموں کو قتل کرو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمت للعالمین تھے۔ اب یہ نمونے دکھائے جا رہے ہیں تو اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے کہ پھر غیر مسلم حکومتیں بھی، بڑی حکومتیں بھی، بڑی طاقتیں بھی اپنی شرائط پر ان سے اپنی شرائط منوا رہی ہیں اور وہ جو چاہتی ہیں وہ کرتی ہیں اور ان کے جو ذرائع ہیں، قدرتی وسائل ہیں، جو دولتیں ہیں ان پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ فرمایا ’’اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے۔ اسکا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زبان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو پکارتی ہے لیکن اسکا دل اَور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل روبدُنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 11)

پھر فرمایا کہ ’’اللہ کا خوف اِسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔‘‘ (یہ بہت سوچنے والی بات ہے، بہت غور کرنے والی بات ہے، بہت فکر والی بات ہے کہ اپنے دل کو ٹٹولیں۔ ہر ایک اپنے دل کو ٹٹول سکتا ہے۔ اگر دل ناپاک ہے تو پھر ہم جتنی مرضی اچھی باتیں کر رہے ہوں خدا کی نگاہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں) فرمایا ’’بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔‘‘ (بلکہ یہی نہیں کہ صرف حیثیت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے ہو گے، اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا) پس فرمایا ’’پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔ اسی لئے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اسکا اندرونہ کیسا ہے۔ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔‘‘ فرمایا ’’اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے، وہ پرواہ نہیں کرتا۔‘‘ فرمایا کہ دیکھو ’’بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن‘‘ (اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ میں فتح دوں گا لیکن) ’’پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟‘‘ (اتنا رونے کی ضرورت کیا ہے؟ اتنی پریشان ہونے کی ضرورت کیا ہے؟) ’’آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 10-11)

کوئی ایسی شرطیں ہوں جو مجھ پر ظاہر نہ ہوئی ہوں یا تم لوگوں سے متعلق ہوں اور وہ پوری نہ ہو رہی ہوں تو پھر یہ ضروری ہے کہ میں دعا کروں اور اپنی بشری کمزوریوں کیلئے بھی اور تم لوگوں کی کمزوریوں کیلئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگوں تا کہ فتح یقینی فتح میں بدل جائے۔

پس یہ ہے وہ گُر جسے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہر وقت یہ خیال رہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں تجھے غلبہ دوں گا۔ تیری جماعت کو پھیلاؤں گا لیکن اسکے ساتھ یہ شرائط بھی ہیں کہ ہمارے عمل بھی اسکے مطابق ہونے چاہئیں۔ پس ہمیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی بس اتنا ہی کافی ہے۔ نہیں بلکہ اسکے ساتھ عمل کرنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق چلنے کی حتی المقدور کوشش کرنی پڑے گی تبھی خدا تعالیٰ کو ہم راضی کر سکتے ہیں تبھی وہ ہمیں مشکلات سے نکالنے کے راستے بھی دکھائے گا اور پھر ایسے راستے دکھائے گا جو ہماری سوچ سے بھی بالا ہوں گے۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ اور طاقتیں دی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا ہی ایک مؤمن کا کام ہے اور حقیقی تقویٰ یہی ہے اور ان کا جائز استعمال، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جب جائز استعمال ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اُن کے اِن قویٰ اور طاقتوں کی نشوونما بھی ہوگی، وہ پھلیں گے، پھلیں گے اَور ان میں زیادہ طاقت پیدا ہوگی، آپ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں وہ ضائع کرنے کیلئے نہیں دیئے گئے ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسی لئے اسلام نے قوائے رجولیّت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا۔‘‘ (اس لئے انسان کو جو جنسی اعضاء دیئے ہیں، یا وہ زنا کے ذرائع ہیں وہ بد نظریاں ہیں جو انسان آنکھوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ ان کو ختم کر دو، ان کو نکال دو بلکہ فرمایا کہ ان کا جائز استعمال تو صحیح ہے اور وہ تبھی ہوگا جب تمہارا نفس پاک ہوگا۔ پس اپنے اندر کو ٹٹولو، اپنے دلوں کو ٹٹولو اور اپنے نفسوں کو دیکھو کہ وہ پاک ہے کہ نہیں) آپ فرماتے ہیں کہ ’’جیسے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے کہ) قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (المومنون:2) اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا۔ متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (البقرۃ:6) یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے۔ پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔‘‘ (فلاح پانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اپنی عبادتوں کی، نمازوں کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ نے جو مال دیا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور پھر تمہارا ایمان بالغیب ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ ہمیں سمجھ آئے گی تو ہم سمجھیں گے۔ ہاں سمجھ ضرور آنی چاہئے لیکن پہلے ایمان بالغیب حاصل کرو اور پھر اس کو سمجھنے کی کوشش کرو تو اللہ تعالیٰ سمجھا بھی دے گا۔ فرمایا کہ وہ بلا سوچے سمجھے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں، تمام شریعتوں پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں) ’’یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔‘‘ (فلاح کے راستے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کو ان کے اعلیٰ معیار تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ مخلوق کے حق ادا کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ فرمایا تب فلاح کے رستے پر چلو گے اور فلاح تک پہنچو گے۔ ان کامیابیوں تک پہنچو گے جو انسان کو ہر مشکل اور مصیبتوں سے نجات دلاتی ہیں)

فرمایا ’’پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔ سو ہماری جماعت‘‘ (غور سے سننے والی بات ہے) فرمایا ’’سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 35)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ کامیابی پر اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئے آپ فرماتے ہیں:

’’اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہو گئی اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمّت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آ جاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔‘‘ اگر تو دعائیں کرنے سے، نشان دیکھنے سے، قبولیت سے، اللہ تعالیٰ کی طرف خاص رجوع پیدا ہوتا ہے تو یہ بڑی کامیابی ہے۔ اگر ان کو اپنی کسی خوبی کا نتیجہ سمجھو تو پھر تباہی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھنا چاہئے نہ کہ اپنی کسی خوبی کا نتیجہ۔ فرمایا کہ ’’اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہئے۔ کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔‘‘

فرماتے ہیں ’’بہت تنگدستی بھی انسان کو مصیبت میں ڈال دیتی ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے۔ اَلۡفَقۡرُ سَوَادُ الۡوَجۡهِ۔ ایسے لوگ میں نے خود دیکھے ہیں۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ایسے لوگ میں نے خود دیکھے ہیں جو اپنی تنگدستیوں کی وجہ سے دہریہ ہو گئے ہیں۔ مگر مؤمن کسی تنگی پر بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا اور اس کو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دے کر اس سے رحم اور فضل کی درخواست کرتا ہے اور جب وہ زمانہ گزر جاتا ہے اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں تو وہ اس عاجزی کے زمانے کو بھولتا نہیں بلکہ اسے یاد رکھتا ہے۔‘‘ (بعض حالات برے آتے ہیں، ابتلا یا مشکل آتی ہے وہ سزا کے طور پر نہیں آتی۔ بعض دفعہ مؤمنین کو آزمانے کیلئے آتی ہے تو اس پہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑنا نہیں بلکہ اور اسکے آگے جھکنا ہے، اس کے آگے دعائیں کرنی ہیں، اس کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مانگنا ہے تو اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے اور پھر ان دعاؤں کو پھل لگاتا ہے۔ قبول ہوتی ہیں اور سب مشکلات و مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسا شخص جب دعائیں قبول ہو جاتی ہیں تو پھر اس پہلے زمانے کو بھی نہیں بھولتا، عاجزی اس کی قائم رہتی ہے۔ فرمایا کہ ’’غرض اگر اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کام پڑنا ہے تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کر لے اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 156-157)

پھر تقویٰ پر چلنے والوں کی ایک ضروری شرط کا ذکر کرتے ہوئے کہ اس شرط کو پورا کرنا بھی متقی کیلئے ضروری ہے آپ فرماتے ہیں:

’’اہل تقویٰ کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔‘‘ (عاجزی، انکساری اور غربت سے مراد یہ نہیں کہ مالی لحاظ سے غریب ہو بلکہ انسان کو غریب طبع ہونا چاہئے۔ دولت اور پیسہ بھی جو ہے اس کی وجہ سے فخر اور تکبر پیدا کرنے کی بجائے عاجزی اور انکساری آنی چاہئے) فرمایا: ’’یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جسکے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔‘‘ (پیسہ زیادہ ہو، دولت ہو تو انسان میں تکبر آ جاتا ہے اور جب تکبر آتا ہے تو پھر وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے اور غصہ بھی آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہم نے اسکا مقابلہ کرنا ہے۔ ناجائز غضب کا تقویٰ سے مقابلہ کرنا ہے۔ فرمایا کہ ’’بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کیلئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔‘‘ (گویا کہ بہت مشکل کام ہے) فرمایا کہ ’’عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔‘‘ (غرور اور تکبر جو پیدا ہوتا ہے وہ غصہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یا تکبر اور غرور کی وجہ سے انسان کے دل میں غصہ آتا ہے اور دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے) فرمایا کہ ’’غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘ (یہ بہت اہم بات ہے۔ غصہ انسان کو اس وقت آتا ہے جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے کہ میں کوئی چیز ہوں اور دوسرا حقیر ہے۔ میرے سے کم تر ہے) فرمایا کہ ’’مَیں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اسکی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے‘‘ (بڑا تو وہ ہے جو کسی غریب اور عاجز انسان کی بات، اسی کی سطح پر آ کر غور سے سنے، نیچے ہو کر سنے) ’’اسکی دلجوئی کرے، اسکی بات کی عزّت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ۔ بِئۡسَ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

اَلِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (الحجرات:12) تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق وفُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو‘‘ (فُسّاق اور فُجّار کون ہیں؟ جھوٹے، گناہگار، بدچلن لوگ۔ تو آپؑ نے ایسے لوگوں کو بڑا انذار کیا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ نیکی اختیار کرنے کے بعد پھر گناہوں میں ڈوب جانا، بدچلن ہوجانا، گناہگار ہوجانا یہ بہت بڑا ظلم ہے جو انسان اپنے آپ پر کرتا ہے۔ بس ہمیشہ توبہ کرنے کی طرف توجہ رہنی چاہئے اور توبہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگنی چاہئے۔ اس کی طرف جھکنا چاہئے۔ فرمایا: ’’اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمے سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ (الحجرات:14)‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 36)

پھر اخلاقی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

پس ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اسکا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔‘‘ (تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔ کسی قسم کی سختی سے جواب نہیں دینا۔ انتقام نہیں لینا) فرماتے ہیں کہ ’’انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قِسم ہیں امّارہ، لوّامہ، مطمئنّہ۔ امّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔‘‘ (یہ نفس امارہ ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بدلے لینے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ لڑائیوں کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ گالی دینے پر تیار ہو جاتا ہے) فرمایا ’’مگر حالت لوّامہ میں‘‘ (لیکن امّارہ کے بعد یہ جو دوسری حالت لوّامہ ہے اس میں اپنے آپ کو) ’’سنبھال لیتا ہے‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستاں میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک (وہاں) بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی، (بچی بھی) تھی وہ بولی آپ نے کیوں نہیں اسے کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا (اس بزرگ نے کہ) بیٹی انسان سے کُت پَن نہیں ہوتا۔‘‘ (یہ کتے کی فطرت ہے کہ اس نے کاٹنا ہے۔ انسان کتا نہیں۔ انسان تو انسان ہے اس نے تو اپنی عقل سے کام لینا ہے)

اسی طرح سے فرمایا کہ ’’اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کُت پَن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا مگر ان کو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ (کہ جاہلوں سے اعراض کرو۔ ان سے منہ پھیر لو) ’’اس کا ہی خطاب ہوا۔‘‘ (یہی حکم دیا گیا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خُلقِ مجسم ذات نے اس کے مقابلے میں کیا کیا، ان کیلئے دعا کی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوّامہ کی ہے جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ روزمرہ کی بات ہے۔ اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرو گے اسی قدر عزت بچا لو گے اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے، تباہ ہو جاؤ گے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’اور ذلّت خرید لو گے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے وہ دنیا اور ماسوا اللہ سے بکلّی انقطاع کر لیتا ہے۔ دنیا سے کاٹ لیتا ہے اپنے آپ کو جب نفس مطمئنہ پر پہنچ جاتا ہے اور یہ آخری مقام ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔ جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا اَور ہی ہوتی ہے۔ وہاں کا آسمان اور زمین اور ہی ہوتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 102-103)

پھر اس بات کی نصیحت فرماتے ہوئے کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ نہ صرف اسے ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کا ہو جاتا ہے، اس کی مدد کرتا ہے، اس کو تکالیف سے بچاتا ہے۔ پہلے بھی اس کا ذکر ہو چکا۔ آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ:

’’جو خدا کیلئے ہوتا ہے خدا اُس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کر لے۔ نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچا دے۔ امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا، (کوشش کرنے والا) کبھی بھی ناکام نہیں رہتا۔‘‘ (دنیاوی کاموں میں ناکامیاں ہو سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف آنے والا ناکام نہیں ہوتا۔) ’’اسکا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) (وہ لوگ جو ہماری طرف بڑھیں گے، کوشش کرتے ہوئے آئیں گے ہم انہیں اپنے رستوں کی طرف ہدایت بھی دیں گے، انہیں اپنے راستے دکھائیں گے) فرمایا ’’خدا تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جویا ہوا‘‘، (جس نے تلاش کی، اس نے کوشش کی) ’’وہ آخر منزل مقصود پر پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کیلئے تیاریاں کرنے والے، راتوں کو دن بنا دینے والے طالبعلموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں‘‘ (بعض طالبعلم بہت محنت کرتے ہیں۔ دنیادار راتوں کو بھی پڑھتے ہیں۔ دن کی طرح محنت کرتے ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر آپ نے فرمایا ہمیں رحم آتا ہے) ’’تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے‘‘ (بے انتہا ہے) ’’اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (التوبۃ:120) اور پھر فرماتا ہے کہ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ (الزلزال:8)‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزارہا طالبعلم سالہا سال کی محنتوں اور مشقتوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ کر روتے رہ جاتے ہیں اور (بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو) خودکشیاں کر لیتے ہیں۔‘‘ ’’مگر اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انسان دنیا میں ظنی اور وہمی باتوں کی طرف تو اس قدر گرویدہ ہو کر محنت کرتا ہے کہ آرام اپنے اوپر گویا حرام کر لیتا ہے اور صرف خشک امید پر کہ شاید کامیاب ہو جاویں ہزارہا رنج اور دکھ اٹھاتا ہے۔ تاجر نفع کی امید پر لاکھوں روپے لگا دیتا ہے‘‘ (کاروباری لوگوں کا یہ حال ہے) ’’مگر یقین اسے بھی نہیں ہوتا کہ ضرور نفع ہی ہوگا‘‘ (بہت سارے لوگ ہیں جو نقصان اٹھاتے ہیں) ’’مگر خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے کی (جسکے وعدے یقینی اور حتمی ہیں کہ جس کی طرف قدم اٹھانے والے کی ذرا بھی محنت رائیگاں نہیں جاتی) مَیں اس قدر دوڑ دھوپ اور سرگرمی نہیں پاتا ہوں۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں تمہیں کامیابی دوں گا۔ دنیاوی باتوں کی طرف تو انسان جاتا ہے جہاں کامیابی یقینی بھی نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف وہ جوش اور خروش اور وہ سرگرمی نہیں ہے آپ فرماتے ہیں میں وہ نہیں دیکھتا۔ فرماتے ہیں ’’یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟ وہ کیوں نہیں ڈرتے کہ آخر ایک دن مرنا ہے۔ کیا وہ ان ناکامیوں کو دیکھ کر بھی اس تجارت کی فکر میں نہیں لگ سکتے جہاں خسارہ کا نام ونشان ہی نہیں۔ اور نفع یقینی ہے۔ زمیندار کس قدر محنت سے کاشتکاری کرتا ہے مگر کون کہہ سکتا ہے کہ نتیجہ ضرور راحت ہی ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 144-145)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے اندر نمایاں تبدیلی دیکھنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آوے تو کافی ہے۔ میں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں مَیں ثواب کی نیّت سے کہتا ہوں۔ نہیں! میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں گو وُہ وجُوہ نامعلوم ہیں‘‘ وجوہات مجھے نہیں پتا کیا ہیں لیکن مجھے تم لوگوں کیلئے بہت جوش ہے ’’کہ کیوں یہ جوش ہے۔ مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ میں رک نہیں سکتا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’مَیں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا‘‘ یہ نہیں کہ چھپی ہوئی تبدیلیاں تمہارے اندر ہوں۔ تبدیلیاں ایسی ہوں جو ظاہر ہوں، جو روشن ہوں، جو دنیا کو نظر آئیں ’’نمایاں تبدیلی مطلوب ہے۔‘‘ فرمایا ’’نمایاں تبدیلی مطلوب ہے۔ تا کہ مخالف شرمندہ ہوں اور لوگوں کے دلوں پر یک طرفہ روشنی پڑے اور وہ ناامید ہو جاویں کہ یہ مخالف ضلالت میں پڑے ہیں۔‘‘ ایسی تبدیلی آئے کہ دنیا کو نظر آئے، مخالفین کو نظر آئے۔ تکبر پیدا کرنے کیلئے نہیں بلکہ اسلام کی اشاعت کیلئے، اسلام کی تبلیغ کیلئے، اپنے عملی نمونے دکھانے کیلئے، دنیا کو یہ بتانے کیلئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہیں تو ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں تا کہ لوگوں کو بھی اس طرف آنے کا رجحان پیدا ہو فرمایا کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بڑے بڑے شریر آ کر تائب ہوئے وہ کیوں؟ اس عظیم الشان تبدیلی نے جو صحابہ میں ہوئی اور ان کے واجب التقلید نمونوں نے ان کو شرمندہ کیا۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 148)

کلامُ الامام

اپنے دینی علم کو بڑھاؤ

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 275)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

نوافل کی طرف توجہ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

صحابہ کی تبدیلیاں دیکھ کر بہت سارے مسلمان ہوئے۔ پس آپ علیہ السلام بھی ہم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہم اپنے نمونے تقویٰ کے نمونے، عبادتوں کے نمونے، اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں۔ تبھی لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں گے۔ تبھی ان کو اسلام کی خوبصورت تعلیم اور خوبیوں کا پتا چلے گا۔ تبھی تو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ آج اسلام کے خلاف تو بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ غیر مسلم دنیا میں اس کو داغ لگا ہوا ہے جو بعض مسلمان لوگوں کی حرکتوں کی وجہ سے لگا ہے۔ اس کو دھونا بھی آج احمدی کا کام ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں جماعت کو ہمیشہ آخرت پر نظر رکھنی چاہئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”دیکھو لوط وغیرہ قوموں کا انجام کیا ہوا۔ ہر ایک کو لازم ہے کہ دل اگر سخت بھی ہو تو اس کو ملامت کر کے خشوع وخضوع کا سبق دے۔“ اگر کسی کا دل بہت ہی سخت ہے تب بھی تم لوگ اس کو سمجھاؤ کہ یہ غلط باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔ ”ہماری جماعت کیلئے بہت ضروری ہے کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے۔“ دنیا کو سمجھانا، عقل دینا اور آگ میں گرنے سے بچانا، تباہ ہونے سے بچانا یہ ہماری جماعت کا کام ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہمیں وہ معرفت عطا ہوئی ہے جو یقیناً چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قرآن کریم کی صورت میں اتری تھی لیکن اس کو مسلمانوں کے عمل نے چھپا دیا تھا۔ اور یہ معرفت پھر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں نکھار کر عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ ”اگر کوئی دعویٰ تو معرفت کا کرے مگر اس پر چلے نہیں تو یہ لاف و گزاف ہی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت دوسروں کی غفلت سے خود غافل نہ رہے اور اُن کی محبت کو سرد دیکھ کر اپنی محبت کو ٹھنڈا نہ کرے۔ انسان بہت تمنائیں رکھتا ہے۔ غیب کی قضاء وقدر کی کس کو خبر ہے“ (غیب کی قضاء وقدر کی کسی کو خبر نہیں ہے کہ کب کیا وقت آجانا ہے) ”آرزوؤں کے موافق زندگی کبھی نہیں چلتی ہے۔“ یہ کبھی نہیں ہوا کہ انسان جو خواہش کرے اس خواہش کے مطابق زندگی ہو۔ ”آرزوؤں کا سلسلہ اور ہے اور قضاء وقدر کا سلسلہ اور ہے“ بڑی خواہشیں انسان رکھتا ہے کہ اتنی عمر ہو۔ میں اتنی زندگی پاؤں۔ اتنا اَور دنیا میں رہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلے ہیں وہ اسکے مطابق چلتا ہے۔ ”اور یہی سلسلہ سچا ہے۔“ جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہیں وہی سچ نکلتے ہیں اور انسان کی آرزوئیں ختم ہوجاتی ہیں، غلط ہوجاتی ہیں، جھوٹ ہو جاتی ہیں۔ فرمایا کہ ”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں“ پوری history انسان کی اللہ کے پاس موجود ہے۔ ”اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر متوجہ کرنا چاہئے۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 152)

سوچو، غور کرو کہ کیا چیزیں ہیں، ہمارے کیا عمل ہیں اور کس طرح ہم نے اپنی زندگی گزارنی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انسان کی ہر گھڑی کی خبر رکھتا ہے۔ تمام اعمال نامہ لکھا جا رہا ہے۔ اس لئے خاص توجہ سے نیک اعمال بجا لانے چاہئیں۔ ہمیں اور تقویٰ پر چلنے کی طرف اپنے آپ کو متوجہ کرنا چاہئے۔

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ دنیا کی کامیابیاں بھی ابتلا سے خالی نہیں ہوتیں اور ایک مؤمن کو ان سے کیسا سبق لینا چاہئے آپؑ فرماتے ہیں:

”دنیا کی کامیابیاں ابتلا سے خالی نہیں ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ (الملک:3) یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ ہم تمہیں آزمائیں۔ کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آجائے تو زندہ ہی مر جاتا ہے اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہوجاتے ہیں۔“ ناکامیوں کی خبریں سن کے، بعض کاروباروں میں ناکامیاں سن کے ان دنوں میں ان کو ہارٹ اٹیک ہوجاتے ہیں اور فوت ہو جاتے ہیں۔

فرمایا کہ ”یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے لیکن جہنمی زندگی اور موت دُشوار ترین چیز ہے۔ سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہوکر اور بھی سعید ہوجاتا ہے“ جو سعید فطرت ہے یا نیک فطرت ہے وہ ناکامی کے بعد جب کامیاب ہوتا ہے تو اَور بھی اس میں نیکیاں پیدا ہوجاتی ہیں، اَور بھی عاجزی پیدا ہوجاتی ہے اَور بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھکاؤ پیدا ہوجاتا ہے، اَور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھ جاتا ہے۔ فرمایا ”اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اس کو ایک مزہ آتا ہے جب وہ غور کرتا ہے کہ میرا خدا کیسا ہے اور دنیا کی کامیابی خداشناسی کا ایک بہانہ ہوجاتا ہے۔“ دنیا کی کامیابیاں بھی خدا کو پہچاننے کا بہانہ بن جاتی ہیں۔ ”ایسے آدمی کیلئے یہ دنیوی کامیابیاں حقیقی کامیابی کا (جس کو اسلام کی اصطلاح میں فلاح کہتے ہیں) ایک ذریعہ ہوجاتی ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی خوشحالی سچی راحت دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے۔“ فرمایا ”حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کرسکتا۔ تم دیکھتے ہو کہ دولتمند زیادہ مال و دولت رکھنے والے ہر وقت خنداں رہتے ہیں۔ مگر ان کی حالت جرب یعنی خارش کے مریض کی سی ہوتی ہے جس کو کھجلانے سے راحت ملتی ہے۔“ یہ نہ سمجھو کہ دولتمند بڑے خوش ہیں۔ ان کی حالت ایسی ہے جیسے ایک خارش کا جو مریض ہوتا ہے جس کو جسم میں کوئی skin کی بیماری ہو اور کھجلی ہو اور کھجلاتے کھجلاتے اس کو اس میں مزہ آتا ہے اور کھجلا کھجلا کے وہ اپنا خون نکال دیتا ہے۔ فرمایا ”لیکن اس خارش کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ خون نکل آتا ہے۔ پس ان دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ۔ بلکہ ان کامیابیوں کو خداشناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔“ یہ کامیابیاں جو تمہیں دنیا میں مل رہی ہیں۔ تمہارے کاروبار کامیاب ہو رہے ہیں، تمہیں اچھی نوکریاں ملی ہوئی ہیں، بچوں کی صحت کو تم دیکھتے ہو، اپنی صحت کو تم دیکھتے ہو اور ضروریات زندگی میسر ہیں تو یہ چیزیں تمہیں خدا تعالیٰ کو پہچاننے والی بنانی چاہئیں، نہ کہ اس زعم میں تم مبتلا ہوجاؤ کہ تمہاری کسی بڑائی یا عقل کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

فرمایا کہ ”اپنی ہمت اور کوشش پر ناز مت کرو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے ہماری محنت کو بارور کیا۔ ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالبعلم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟“ (بیوقوف ہوتے ہیں، بالکل خالی الذہن ہوتے ہیں، وہ محنت نہیں کرتے لیکن اس کے باوجود فیل ہوجاتے ہیں) فرمایا ”نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔“ فیل ہوجاتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ غبی ہیں۔ ان میں عقل نہیں۔ وہ تو بعض دفعہ ان لوگوں سے ایسے ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں اتنی عقل نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ ”اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مؤمن خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کروگے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا اور اگر کفرانِ نعمت کروگے تو یاد رکھو عذاب سخت میں گرفتار ہوگے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 154-155)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں مزید فرماتے ہیں:

”اس اصول کو ہمیشہ مدّنظر رکھو۔ مؤمن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے“ یہ نہیں کہتا کہ بڑے فخر سے دنیا کو بتایا ہے۔ اس میں ایک بڑی عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ شرمندہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں عاجزی پیدا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔ اس کی تعریف کرتا ہے۔ اپنی ساری کامیابیوں کو اللہ تعالیٰ کے احسان اور فضل کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ”حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مؤمن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مؤمن کی کامیابی سے اس کیلئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔“ مؤمن کامیاب ہوتا ہے تو نعمتوں کے اور دروازے کھلتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور شکرگزاری کرتا ہے ”کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنالیتا ہے۔ مگر مؤمن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہوجاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا (النحل:129) خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف میں تقویٰ کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے اس کے معنی پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہاں مَعَ کا لفظ آیا ہے یعنی جو خدا کو مقدم سمجھتا ہے خدا اس کو مقدم رکھتا ہے اور دنیا میں ہر قسم کی ذلتوں سے بچالیتا ہے۔“ فرماتے ہیں کہ ”میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دنیا میں ہر قسم کی ذلت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کیلئے ایک ہی راہ ہے کہ متقی بن جائے پھر اس کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس مؤمن کی کامیابیاں اس کو آگے لے جاتی ہیں اور وہ وہیں پر نہیں ٹھہر جاتا۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 154 تا 156)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے
اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور
جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

پھر حکومت کے قوانین اور عمومی اخلاق کے بارے میں بھی آپؑ نے جماعت کو نصیحت فرمائی۔ آپؑ نے فرمایا کہ ''ہر ایک سے نیک سلوک کرو۔'' یہ اعلیٰ اخلاق بھی ایک احمدی کیلئے بہت ضروری چیز ہے اور یہ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں جو دنیا پر ایک نمونہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ فرمایا ''ہر ایک سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں اور ہر قسم کی مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے۔ میں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جائے۔'' پس یہاں آنے والے لوگ جن کی بہت سارے حالات کے باوجود یہاں کی حکومت حفاظت بھی کر رہی ہے۔ ابھی چیف پولیس انسپکٹر نے بھی جس طرح ذکر کیا کہ ان کے دل میں مسلمانوں کے عمل سے ایک کدورت پیدا ہوئی تھی لیکن پھر احمدیوں کو دیکھ کر وہ دور ہوگئی اور آج ان کے دل میں اسلام کی قدر ہے اور اسی وجہ سے وہ مسلمانوں کی حفاظت بھی کرنا چاہتے ہیں۔ احمدیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اور ہر قسم کا تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ پس عمومی طور پر حکومت کے لوگ جو یہ کام کر رہے ہیں۔ ہمیں سروسز دے رہے ہیں۔ یہاں رہنے والوں کیلئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں اسکا تقاضا ہے کہ ہم قانون کے پابند ہوں اور ان کی، حکام کی اطاعت کریں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ میں نے شاید انسپکٹر کہا تھا۔ یہ پولیس کمشنر ہیں۔

فرمایا کہ ''برادری کے حقوق ہیں۔ اُن سے بھی نیک سلوک کرنا چاہئے'' (آپس کے تعلقات میں) ''البتہ اُن باتوں میں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف ہیں، اُن سے الگ رہنا چاہئے۔''

فرمایا ''ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو اور خدا تعالیٰ کی کل مخلوق سے احسان کرو۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 459-460)

یہ ہے ایک احمدی کا اخلاق کے بارے میں اعلیٰ معیار۔ ہر ایک سے نیکی کرے اور احسان کا سلوک کرے۔ اپنے رشتہ داروں سے، اپنے عزیزوں سے بھی نیکی کرو۔ فرمایا: برادری کے ساتھ بھی نیکی کا سلوک کرو۔ پھر ہر ایک سے ہمدردی کے بارے میں اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھانے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:

''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور مَیں نماز میں مصروف ہوں اور میرے کان میں اُس کی آواز پہنچ جائے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کیلئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

فرمایا ''اپنے تو درکنار، میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔''

پھر اپنا ایک واقعہ آپؑ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری میرے ساتھ تھے۔ وہ ذرا آگے تھے اور میں پیچھے تھا۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70، 75 سال کی ملی۔ ضعیف عورت تھی اس نے ایک خط اس پٹواری کو پڑھنے کو دیا مگر اس نے اسکو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس عورت نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اس پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 462-463)

پس اعلیٰ اخلاق کا یہ تقاضا ہے کہ ہر غریب سے غریب کی بھی خدمت کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اور یہی وہ اخلاق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائے ہیں۔ آپؐ کے ساتھ بھی یہ واقعات ہوئے اور ایک بڑھیا عورت آپ کو پکڑ کے کھڑی ہوگئی، باتیں کرتی رہی اور آپؐ کھڑے رہے (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 854، باب امر عدی بن حاتم۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) جب تک اس نے بات ختم نہیں کر لی۔ اور وہی اخلاق پھر آپؐ کے غلام صادق نے اس زمانے میں ہمیں اپنے عمل سے کر کے دکھائے۔

پھر عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اس بارے میں بھی مردوں کی طرف سے بعض دفعہ زیادتیاں ہو جاتی ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اسکا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 1)

پس جن گھروں میں ناچاقیاں ہیں ان کو بھی انہیں دور کرنا چاہئے۔ یہ بھی تقویٰ کی ایک شاخ ہے کہ اپنے گھریلو حالات کو بھی اللہ تعالیٰ کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے اچھا کرنے کی کوشش کریں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ انسان کی نیکیوں کے دو حصے ہوتے ہیں جسکی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ''انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی''۔ کسی کا قرض لیا ہے اس کو اتارنا یہ تو فرائض ہیں یہ کوئی نیکی نہیں ہے یا کسی نے کوئی نیکی کی تو اس کے مقابل پر اس سے تم نے بھی نیکی کر دی ''ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔'' ہر نیکی کے مقابلے پر کوئی تمہارے ساتھ نیکی کرتا ہے، تم اس سے زائد اگر نیکی کرو تو وہ نفل ادا ہو گیا فرمایا ''جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔'' (کسی نے احسان کیا تو نہ صرف اس پر احسان کرو بلکہ اس احسان سے بڑھ کر احسان کرو) ''یہ نوافل ہیں یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔'' ان سے جو فرائض ہیں وہ مکمل ہوتے ہیں اور ان کے معیار اونچے ہوتے ہیں فرمایا کہ ''......اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسکی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اسکی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 13-14)

پھر مزید بعض غیر اخلاقی باتوں کو چھوڑنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ

''شیطان، جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طول اَمل، ریاء اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔ اسکے بالمقابل اخلاق فاضلہ، صبر، محویت، فنافی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔ انسان ان دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے۔ پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس فطرت رشید سعادت اور سلامت روی کے مادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے اور خدا ہی میں اپنی راحت تسلی اور اطمینان کو پاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 169)

اور یہی ایک مؤمن کا شیوہ ہونا چاہئے۔ پھر آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ

''یہ بات بحضور دل یاد رکھو'' بڑے غور سے یہ بات دل میں بٹھا کر یاد رکھنی چاہئے ''کہ جیسے بیت اللہ میں حجر اسود پڑا ہوا ہے'' مثال دی آپؑ نے کہ جس طرح بیت اللہ میں حجر اسود پڑا ہوا ہے ''اسی طرح قلب سینہ میں پڑا ہوا ہے۔'' انسان کا دل جو ہے انسان کے سینے میں ہے اسکی وہی حیثیت ہے جو خانہ کعبہ میں حجر اسود کی ہے۔ اسی طرح ایک انسان کے سینے میں اس کے دل کی حیثیت ہے ''بیت اللہ پر بھی ایک زمانہ آیا ہوا تھا کہ کفار نے وہاں بت رکھ دیئے تھے'' ایک زمانہ خانہ کعبہ میں بھی آیا جب کفار نے وہاں بت رکھ دیئے تھے ''ممکن تھا کہ بیت اللہ پر یہ زمانہ نہ آتا مگر نہیں اللہ نے اس کو ایک نظیر کے طور پر رکھا'' مثال کے طور پر پیش کرنا چاہتا تھا فرمایا کہ ''قلب انسانی بھی حجر اسود کی طرح ہے'' انسان کا دل حجر اسود کی طرح ہے ''اور اس کا سینہ بیت اللہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ فرمایا کہ ''ماسویٰ اللہ کے خیالات وہ بت ہیں جو اس کعبہ میں رکھے گئے ہیں۔'' اللہ کے سوا جو بھی خیالات دل میں آتے ہیں وہ وہ بت ہیں جو کعبہ میں رکھے گئے۔ ''مکہ معظمہ کے بتوں کا قلع قمع اس وقت ہوا تھا جبکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کی جماعت کے ساتھ وہاں جا پڑے تھے اور مکہ فتح ہو گیا تھا۔ ان دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے۔'' پہلی کتابوں میں جو پیشگوئیاں ہیں ان میں دس ہزار صحابہ کو ملائکہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ تشبیہہ دی گئی تھی۔ فرمایا کہ ''اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی سی تھی۔ انسانی قویٰ بھی ایک طرح پر ملائکہ ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔'' پھر آپ نے مزید فرمایا کہ انسانی قویٰ جو ہیں ان کا درجہ بھی فرشتوں کا ہی ہوتا ہے'' کیونکہ جیسے ملائکہ کی یہ شان ہے کہ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ'' (النحل: 51) کہ تمہیں جس طرح حکم دیا جاتا ہے اسی طرح کرو'' اسی طرح پر انسانی قویٰ کا خاصہ ہے کہ جو حکم ان کو دیا جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔'' فرمایا ''ایسا ہی تمام قویٰ اور جوارح حکم انسانی کے نیچے ہیں۔ پس ماسوا اللہ کے بتوں کی شکست اور استیصال کیلئے ضروری ہے کہ اُن پر اسی طرح سے چڑھائی کی جائے۔'' جس طرح خانہ کعبہ پر چڑھائی ہوئی تھی۔ اپنے دل پر اس طرح چڑھائی کرو، اپنے دل کو اس طرح صاف کرو۔'' یہ لشکر

کلام الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلام الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

تزکیہ نفس سے تیار ہوتا ہے'' اگر نفس کا تزکیہ کرو گے۔ پاک دل ہو جاؤ گے۔ تقویٰ پیدا کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کی طرف رجوع کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو گے۔ اسکے بندوں کے اور اسکی مخلوق کے حق ادا کرو تو اس سے تزکیہ نفس ہوگا۔ اور تزکیہ نفس سے یہ لشکر تیار ہوگا جو تمہارے دل کے کعبہ کو بتوں سے پاک کرے گا۔'' اور اسی کو فتح دی جاتی ہے جو تزکیہ کرتا ہے'' فرمایا'' اسی کو فتح دی جاتی ہے جو تزکیہ کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰهَا (الشمس:10)۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر قلب کی اصلاح ہو جائے تو کُل جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے۔'' دل کی اصلاح ہو جائے، اگر دل پاک ہو جائے تو سارا جسم پاک ہو جاتا ہے۔ غلط خیالات نہیں آتے۔ غلط کام نہیں ہوتے۔ اور یہ فرمایا کہ'' اور یہ کیسی سچی بات ہے۔ آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرہ جس قدر اعضاء ہیں وہ دراصل قلب کے ہی فتویٰ پر عمل کرتے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے پھر وہ جس عضو کے متعلق ہو وہ فوراً اس کی تعمیل کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 186-187)

انسان کے دل میں خیال آیا، اچھا یا صحیح اور اس خیال کی تعمیل اس عضو سے کروانے لگ جاتا ہے۔ ہاتھ نے کام کرنا ہے، آنکھ نے کام کرنا ہے یا کسی اور عضو نے کام کرنا ہے تو اس کیلئے دل کے حکم چلتے ہیں۔ اس لئے دل کو پاک کرو۔

آخر پر میں آپ کا ایک اور حوالہ پیش کروں گا جس میں بڑی درد انگیز نصیحتیں آپؑ نے فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ''جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔ اس کا اثر ہمسائے پر بہت اعلیٰ درجہ کا پڑتا ہے۔ ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا ترقی ہوگئی ہے'' بعض اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ لوگ احمدی ہوگئے ہیں۔ تمہارے پاس آگئے۔ ہمیں تو نہیں پتہ کیا ترقی ہوگئی اور فرمایا'' اور تہمت لگاتے ہیں کہ افتراء اور غیظ وغضب میں مبتلا ہیں۔'' کہ ہمیں تو کوئی ترقی نظر نہیں آتی کہ یہ لوگ تو افترا میں اور غیظ و غضب میں مبتلا ہیں۔ احمدی ہونے کے بعد کیا تبدیلی پیدا ہوئی؟ فرمایا کہ'' کیا یہ ان کیلئے باعث ندامت نہیں ہے کہ انسان عمدہ سمجھ کر اس سلسلہ میں آیا تھا جیسا کہ ایک رشید فرزند اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے۔'' پس اگر ان کا، غیروں کا یہ افتراء ٹھیک ہے تو بیعت کرنے والوں کیلئے شرم کی بات ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ جیسے کہ ایک رشید فرزند، ایک نیک بچہ، کسی کا ایک لڑکا اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے۔ جب بیعت کر لی تو اسی طرح ہو گئے جس طرح تم کسی باپ کے بیٹے بن گئے ''اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امّہات المؤمنین کہا ہے گویا کہ حضورؐ عامۃ المؤمنین کے باپ ہیں۔ جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے......'' یہ وضاحت آپ نے فرمائی کہ جسمانی باپ جو ہے وہ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے۔ باپ جو ہے اس کی وجہ سے اور عورت اور مرد کے ملاپ کی وجہ سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور ایک انسان، انسانی روح اور جسم زمین پر آتا ہے'' اور حیاتِ ظاہری کا باعث۔ مگر روحانی باپ آسمان پر لے جاتا اور اس مرکز اصلی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔'' روحانی باپ کیا کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کو لے کر جاتا ہے اور وہی اصلی مرکز ہے جس کی طرف وہ رہنمائی کرتا ہے فرمایا کہ'' کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟ طوائف کے ہاں جاوے؟ اور قمار بازی کرتا پھرے۔ شراب پیوے یا اَور ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو جو باپ کی بدنامی کا موجب ہوں۔'' یہ ساری برائیاں ہیں۔ کوئی باپ پسند کرتا ہے کہ اگر کسی بیٹے میں ہوں فرمایا کہ'' مَیں جانتا ہوں کوئی آدمی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس فعل کو پسند کرے۔ لیکن جب وہ ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے تو پھر زبان خلق بند نہیں ہوسکتی'' لیکن اگر کوئی بیٹا ایسی حرکتیں کرے اور لوگوں کو پتہ ہو تو پھر تم لوگوں کی زبانیں بند نہیں کر سکتے۔ وہ برائیاں نکالیں گے۔ بیٹے میں بھی باپ میں بھی کیڑے نکالیں گے۔ باپ کو بھی بدنام کریں گے۔ فرمایا کہ'' لوگ اس کے باپ کی طرف نسبت کر کے کہیں گے کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں بدکام کرتا ہے۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی باپ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزّت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں پھر وہ آجائے گا۔'' وہ صرف اپنے آپ کو ہی ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ وہ دوسروں کیلئے ایک برا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔'' دوسروں کیلئے بھی ٹھوکر کا باعث بن جاتا ہے۔ محرومی کا باعث بن جاتا ہے۔ ان کو صحیح رستے پر لانے سے روکنے کا باعث بن جاتا ہے۔ فرمایا کہ'' پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے۔ خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔'' یعنی جب اپنے آپ کو کنٹرول نہ کر سکو تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ ہاتھ اٹھاؤ۔ دعائیں کرو۔ سجدوں میں دعائیں کرو۔ چلتے پھرتے دعائیں کرو۔ اور خشوع وخضوع سے دعائیں کرو کیونکہ یہ دعائیں جو خشوع وخضوع سے کی جاتی ہیں وہ خالی ہاتھ واپس نہیں آتیں۔ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے اور ان تمام برائیوں سے پھر انسان کو پاک کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ'' ہم تجربے سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزارہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔''

فرماتے ہیں کہ'' یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کیلئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے''۔ اگر اپنے ہم نوع انسانوں کیلئے تمہارے اندر ہمدردی نہیں ہے۔ لوگوں کیلئے تو تم بخیل ہو، کنجوس ہو۔'' اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ مَیں پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 146-147)

پس میرا فرض ہے کہ لوگوں کو بلاؤں اور پکار پکار کے بلاؤں اور یہ فرض آپ نے ہم پر ڈالا کہ اسکے ذریعہ سے تم تبلیغ کرو۔ جس حق کو اور ہدایت کو اور سچائی کو تم نے قبول کیا ہے اس کو دنیا میں پھیلاؤ اور بتاؤ اور یہ پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ لوگ مانتے ہیں کہ نہیں مانتے۔ پیغام یہاں کے ہر شہری تک پہنچ جانا چاہئے۔ ہر ملک کے ہر شہری تک ہر احمدی کو پہنچا دینا چاہئے اور یہی وہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔

پس یہ بات یاد رکھیں کہ تقویٰ دلوں میں پیدا ہو۔ اپنے دلوں کو پاک ہم نے کرنا ہے۔ دلوں کو پاک کر کے اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے۔ اپنے گھروں کے ماحول کو پاک صاف رکھنا ہے۔ اپنے اخلاق کو اعلیٰ کرنا ہے۔ ہر ایک کو اپنی ذات سے تکلیف پہنچانے کی بجائے سہولت اور آسانیاں پہنچانے کے سامان کرنے ہیں اور ہر شخص تک اسلام اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے اور ہم سب اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور کبھی ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہوں یا ہماری طرف لوگ اس طرح اشارہ نہ کریں کہ احمدی ہو کر انہوں نے احمدیت کو بدنام کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بدنام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ پر چلنے والا بنائے رکھے اور ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے کی ہیں۔ دعا کر لیں۔

دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا: ان کی ٹوٹل حاضری تین ہزار آٹھ سو اٹھہتر ہے اور اس میں چوبیس ملکوں کی یہاں نمائندگی ہے اور ان ملکوں کی نمائندگی کی وجہ سے ان کی تعداد اتنی ہوگئی ہے۔ ٹوٹل جو بلجیم کے لوگوں کی حاضری ہے وہ تقریباً سترہ سو پچھہتر ہے اور دو ہزار تین سو مہمان ہیں۔ چھوٹی جماعتوں میں ویسے یہی ہوتا ہے کہ مہمان جو ہیں وہ لوکل مقامی لوگوں سے بڑھ جاتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سب حاضرین کو ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہیں اور خیریت سے آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں لے کر جائے۔ (آمین)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 15 و 22 رفروری 2019)

قادیان دارالامان میں سالانہ اجتماعات کے انعقاد کی تاریخ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات (مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) کے ملکی سالانہ اجتماعات کیلئے 18، 19، 20 راکتوبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ذیلی تنظیموں کے ممبران وممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/مارچ 2019ء بروز سوموار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ رابعہ طاہر احمد صاحبہ اہلیہ مکرم توصیف احمد صاحب (مچم، یو.کے)

12/مارچ 2019ء کو 44 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے لوکل مجلس میں بطور سیکرٹری تبلیغ وسیکرٹری ناصرات خدمت کی توفیق پائی۔ تبلیغ کیلئے اپنے جیب خرچ سے رقم خرچ کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے والد گزشتہ 27 سال سے ویسٹ کرائیڈن جماعت کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ صادقہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق ثاقب صاحب (سنت نگر، لاہور، حال ربوہ)

10/جنوری 2019ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو حلقہ سنت نگر لاہور میں لمبا عرصہ لجنہ کی جنرل سیکرٹری کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری ناصرات کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، چندوں میں باقاعدہ، ہمدرد، نرم مزاج، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک لے پالک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب (مربی سلسلہ مرکزی رشین ڈیسک) کی ممانی تھیں۔

(2) مکرمہ رضیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم انور حسین صاحب (حلقہ احمدیہ مسجد سول کوارٹرز، پشاور)

4/دسمبر 2018ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ چندوں میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ گھر میں احمدی بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا کرتی تھیں۔

(3) مکرم میجر ریٹائرڈ سید طلحہ بن ظریف صاحب (کینیڈا)

26/فروری 2019ء کو ایک حادثے میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی حرم حضرت آپا سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کے رشتے میں بھانجے اور ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر (شہید) کے برادر نسبتی تھے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد حیدرآباد میں مقیم رہے اور پھر کینیڈا منتقل ہو گئے۔ مجلس انصار اللہ کینیڈا میں مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، غریب پرور، ملنسار، بہادر، ایماندار، ایک نیک اور پرہیزگار انسان تھے۔ احمدیت اور خلافت سے شدید محبت تھی اور یہی محبت اپنی اولاد میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) عزیزہ عمرانہ کنول

بنت مکرم سید مفسر الدین احمد صاحب سونگڑوی (اڑیسہ)

22/نومبر 2018ء کو 18 سال کی عمر میں زچگی کے دوران وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت سید سعید الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پڑپوتی، مکرم سید مبشر الدین احمد صاحب سونگڑوی کی پوتی اور مکرم گیانی بشیر احمد صاحب فاضل مرحوم (سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام اسکول قادیان) کی نواسی تھیں۔ مرحومہ وقف نو کی تحریک میں شامل تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش مزاج، ملنسار، مہمان نواز، محنتی، پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنے والی ایک نیک فطرت بچی تھیں۔

(5) مکرم محمد شفیق بھلر صاحب ابن مکرم محمد رفیق صاحب نمبردار (صدر جماعت تارا گڑھ ضلع قصور)

موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے دو ماہ صاحب فراش رہنے کے بعد 15/فروری 2019ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بڑے ملنسار، منکسر المزاج اور مخلص انسان تھے۔ واقفین زندگی سے اچھا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 7/اکتوبر 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ نائلہ اطہر کا ہے جو واقفۂ نو ہے۔ محمد اطہر صاحب کی بیٹی ہیں۔ مورڈن میں رہتے ہیں۔ یہ نکاح عزیزم طاہر محمود خان ابن فواد محمود خان صاحب کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے، جو ناروے میں مربی سلسلہ ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ادیبہ ضیاء کا ہے یہ بھی (واقفۂ نو) ہیں۔ محمد کلیم ضیاء صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم اسد دانیال (واقف نو) جو محمد ایوب صاحب جرمنی کے بیٹے ہیں، کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نائلہ لطیف کا ہے جو عبداللطیف شاہین صاحب (ٹوٹنگ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم بلال احمد ابن مکرم عبدالمنان شہزاد صاحب کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

شعبہ دارالصناعت قادیان میں ایئر کنڈیشنر انسٹرکٹر (A.C Instructor) کی ضرورت ہے

شعبہ دارالصناعت قادیان میں ایئر کنڈیشنر کام سکھانے والے Instructor کی درجہ اوّل کی بالمقطعہ اسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ شعبہ دارالصناعت میں ہندوستان بھر سے آئے ہوئے طلباء کو ایئر کنڈیشنر کا کام Practical اور تھیوری کے ساتھ سکھانا اس کی ذمہ داری ہوگی۔ اُمیدوار کو دفتری اوقات کے علاوہ بھی حسبِ ضرورت کام پر بلایا جاسکتا ہے۔ تجربہ کار اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

✿ اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس ہو اور متعلقہ شعبہ میں کم از کم ITI / NSIC یا اس کے برابر ڈپلومہ/کورس کیا ہو ✿ اُمیدوار کی عمر کم سے کم 20 سال اور زیادہ سے زیادہ 35 سال ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی ساتھ پیش کرنا ضروری ہوگا ✿ اُمیدوار کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ طلباء کو تھیوری پڑھا سکے اور پریکٹیکل بھی اچھے انداز میں Demonstrate کر سکے ✿ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔ انٹرویو کیلئے قادیان آمد ورفت کے جملہ اخراجات اُمیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ کامیاب اُمیدوار کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا ✿ وہی اُمیدوار خدمت میں لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے ✿ نظارت دیوان کی طرف سے مجوزہ فارم تعلیمی قابلیت کی سندات، تاریخ پیدائش کے سرکاری سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ، جماعتی IND کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ آنا ضروری ہوگا ✿ مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اس اعلان کے تین ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا ✿ خواہش مند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے صدر جماعت/مبلغ انچارج/ضلعی امیر کے تصدیقی دستخط مع مہر کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر ارسال کر سکتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے دفتری اوقات میں درج ذیل نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے (صبح 08 بجے تا دوپہر 02 بجے تک)

فون نمبر : 01872_501130 e-mail : diwan@qadian.in

(ناظر دیوان، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد مسرور احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

تہجد میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

ملکی رپورٹیں

ہفتہ قرآن کریم

★ مورخہ 17 تا 23 جولائی 2019 جماعت احمدیہ ماتھوٹم (صوبہ کیرالہ) میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ پہلا اجلاس مکرم بی منصور احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکر ایم رفیق احمد صاحب امیر جماعت ماتھوٹم نے ’’آیات قرآنی کو پہلی بار سننے والوں کی کیفیت‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسرا اجلاس مکرم سی جی ناظر کویا صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد حنیف صاحب نے سورۃ الفیل کی تفسیر بیان کی۔ تیسرا اجلاس مکرم یاسر عرفات صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم احمد سعید صاحب زعیم انصاراللہ نے آداب تلاوت قرآن مجید کے موضوع پر تقریر کی۔ چوتھا اجلاس مکرم آدم مالک صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم محمد عثمان صاحب نے قرآن مجید کی روشنی میں مومن کی علامات کے موضوع پر تقریر کی۔ پانچواں اجلاس مکرم ایم رفیق احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی ٹی جمشاد صاحب نے قرآنی تعلیمات اور احمدیوں کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ چھٹا اجلاس مکرم احمد سعید صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی نثار احمد صاحب نے اطاعت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخری اجلاس مکرم سی سی منظور احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی حسام احمد صاحب نے قرآن کریم اور علمِ جنین کے موضوع پر تقریر کی۔ (سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی، ماتھوٹم)

★ جماعت احمدیہ کا کنور ضلع بلاری (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 1 تا 7 جولائی 2019 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن مجید کے محاسن کے متعلق ایک تقریر ہوئی۔ آخری دن نماز فجر کے بعد وقار عمل کیا گیا۔ اختتامی اجلاس بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم دادا پیر صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید کے محاسن اس کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایم اقبال احمد، معلم سلسلہ کا کنور بلاری)

★ جماعت احمدیہ یادگیر (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 14 تا 21 جولائی 2019 مسجد حسن یادگیر میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ کل چار اجلاسات منعقد ہوئے جن میں علی الترتیب مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گھر، عرفان احمد گلبر گی صاحب، سید عبدالمنان سالک صاحب، طارق احمد گلبر گی صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید کی حسین تعلیمات اور اس کے پاکیزہ احکامات کے متعلق تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(سمیر احمد مبلغ انچارج یادگیر، کرناٹک)

جماعت احمدیہ گڑھ پدا میں جلسہ سالانہ کا انعقاد

مورخہ 21/اپریل 2019 کو جماعت احمدیہ گڑھ پدا (صوبہ اڈیشہ) میں مکرم مولوی ظہیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند کی زیر صدارت جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی شیخ عبدالقادر شاہد صاحب مبلغ انچارج ضلع بالیسور نے کی۔ اس کا اُڑیہ ترجمہ مکرم مولوی راشد جمال صاحب نے پیش کیا۔ مکرم مولوی مقصود علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار بدر اُڑیہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ جلسہ میں مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سونگڑا، مکرم مولوی شیخ اسحٰق صاحب مبلغ بھدرک، مکرم احسان الحق صاحب اور مکرم ابوبکر صاحب نے تقریر کی۔ دوران تقاریر مکرم شیخ کریم الدین صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ شکریہ احباب خاکسار نے پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر جلسہ گاہ کے باہر ایک بک اسٹال اور ہومیو پیتھی کا اسٹال بھی لگایا گیا تھا۔ جلسہ میں ڈیڑھ سو کے قریب افراد نے شرکت کی جن میں پچاس خواتین اور بیس سے زائد ہندو دوست بھی شامل تھے۔ (عبدالودود خان، سابق امیر ضلع بالیسور)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ورنگل

مجلس انصاراللہ ورنگل (صوبہ تلنگانہ) نے مورخہ 29 جون 2019 کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم محمد حمید غوری صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس دیا۔ بعدہ انصاراللہ کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ افتتاحی تقریب صبح ساڑھے نو بجے مکرم محمد نذیر صاحب امیر ضلع ورنگل کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد دہرایا۔ مکرم ظہیر الدین صاحب نے صدر مجلس انصاراللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم نور میاں صاحب معلم سعید آباد نے اجتماع کی غرض وغایت اور مقاصد بیان کیے اور اس کا تیلگو ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔ بعدہ صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ بعدازاں انصار کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ دوپہر تین بجے اختتامی تقریب مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد عہد دہرایا گیا۔ بعدہ مکرم محمد حمید غوری صاحب اور مکرم سید اشفاق احمد صاحب ناظم انصاراللہ ورنگل نے تقریر کی۔ خاکسار نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ مکرم ظہیر الدین صاحب نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور تقسیم انعامات کے بعد اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (محمد اکبر، مبلغ انچارج ورنگل)

سولہواں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع راجوری

مورخہ 7/جولائی بروز اتوار مجلس انصاراللہ ضلع راجوری (صوبہ جموں کشمیر) نے اپنا یک روزہ سولہواں سالانہ اجتماع بمقام دہری رلیوٹ منعقد کیا۔ نماز تہجد باجماعت پڑھی گئی۔ بعد نماز فجر درس القرآن ہوا۔ صبح سات بجے احمدیہ اکیڈمی کے میدان میں انصاراللہ کے ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ افتتاحی تقریب ٹھیک دس بجے مسجد احمدیہ دہری رلیوٹ میں مکرم امیر صاحب ضلع راجوری کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی طاہر احمد چیمہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ مکرم امیر صاحب ضلع راجوری نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعدہ مکرم عبدالرحمن خالد صاحب قائد ذہانت وصحتِ جسمانی نے تربیت اولاد اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے عصر حاضر میں انصاراللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ صدارتی خطاب کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ سہ پہر چار بجے مکرم مولوی طاہر احمد چیمہ صاحب کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدہ علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کیے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(محمود احمد طاہر بھٹی، ناظم انصاراللہ راجوری)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ پونچھ

مجلس انصاراللہ پونچھ (صوبہ جموں کشمیر) نے مورخہ 9 جولائی 2019 کو اپنا نوواں سالانہ اجتماع بمقام پونچھ منعقد کیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم نذیر احمد مشتاق صاحب مبلغ سلسلہ نے ’’نظام جماعت کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔ صبح دس بجے دارالتبلیغ پونچھ میں مکرم اورنگزیب راتھر صاحب امیر ضلع پونچھ کی زیر صدارت اجتماع کی افتتاحی کارروائی عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی طاہر احمد چیمہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ مکرم امیر صاحب ضلع پونچھ نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعدہ مکرم عبدالرحمن خالد صاحب قائد ذہانت وصحتِ جسمانی نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدہ علمی وورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کیے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (ماسٹر محمد بشیر، ناظم مجلس انصاراللہ پونچھ)

جلسہ یوم خلافت

★ جماعت احمدیہ بڑیشہ (صوبہ بنگال) میں مورخہ 2 جون 2019 کو بعد نماز مغرب وعشا مکرم عجیب الرحمن صاحب مبلغ انچارج 24 پرگنہ بنگال کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ریحان صاحب نے کی۔ عزیزہ نادیہ بشریٰ اور طاہرہ شمس نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں صدر اجلاس نے خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کا ذکر کیا۔ آخر پر خاکسار کی بیٹی عزیزہ تاشفہ کبیر واقفہ نو کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ (مرزا انعام الکبیر، معلم سلسلہ بڑیشہ)

★ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (صوبہ تلنگانہ) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو امیر صاحب محبوب نگر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم صلاح الدین شمس صاحب نے کی۔ صدر اجلاس نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم محسن احمد ساحل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد وسیم احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے بعنوان خلافت کی اہمیت، ضرورت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے نظام خلافت اور اطاعت وفرمانبرداری کے موضوع پر کی۔ بعدہ مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی حاضری 150 افراد پر مشتمل تھی۔ اس جلسہ میں چنتہ کنٹہ منڈل کے بعض سرکاری عہدے داران نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت شربت پلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی تعلیم اور کاموں کی تعریف کی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ (طیب احمد خان، مبلغ انچارج محبوب نگر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

تقویٰ پر قائم ہونا ضروری ہے کہ ہر نیکی اور اعلیٰ اخلاق کو اس لیے کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے

(خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

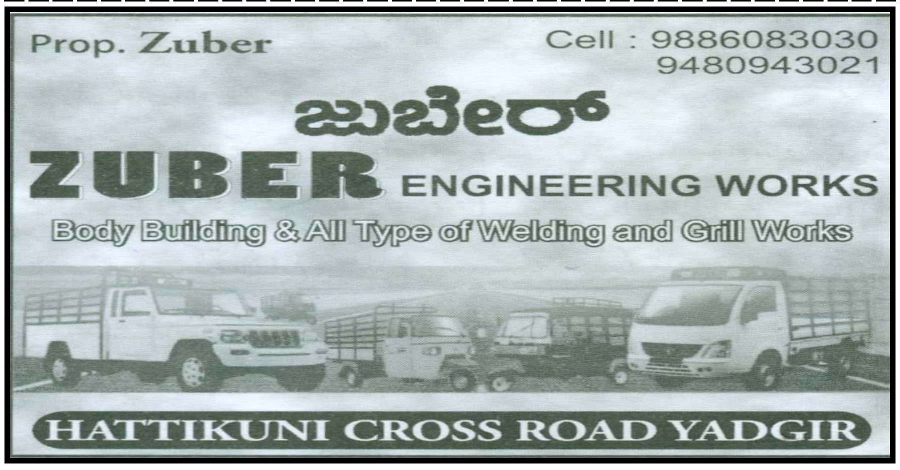

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

سچی توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کو سچائی اور وفاداری سے راضی کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 191)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن کو بکثرت پڑھو اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق ڈھال کر
عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کرو
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 155)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے ہی
تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے اور عملی خوبیاں پیدا ہو سکتی ہیں
(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 265)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے کہ
یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے
(فرمودہ خطبہ جمعہ 24/مئی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
All Services free of Cost
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
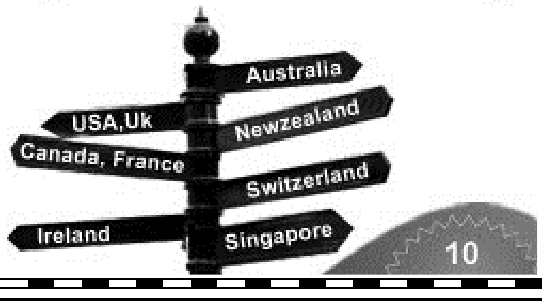

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 8 - August - 2019 Issue. 32

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے، اتنی پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے قرآن کریم میں دو مرتبہ فرمایا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کو جن تین باتوں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے، ان میں تیسری بات یہ بتائی کہ اپنے مہمان کا احترام کرو

ایک حسین اور پُرامن معاشرے کے قیام کیلئے یہ بنیادیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے یہ حکم ہیں اور مؤمن کی یہ نشانی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2؍اگست 2019 بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ، آلٹن) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں آج پھر جلسہ سالانہ یو.کے میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ گزشتہ ماہ جرمنی، کینیڈا اور امریکہ کا جلسہ ہوا اور دنیا کے اور بھی بہت سارے ممالک میں جلسے ہوئے۔ بڑی شان سے ہم ہر جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے وعدے پورے ہوتے دیکھتے ہیں۔ تاہم یو.کے کے جلسہ سالانہ کی اپنی ایک حیثیت اس لحاظ سے بن چکی ہے کہ دنیا کی نظر اس طرف رہتی ہے۔ اپنوں کی بھی غیروں کی بھی۔ اور ہر ایک لحاظ سے اس جلسہ کو بین الاقوامی جلسہ کی حیثیت دی جانے لگی ہے کیونکہ خلافت کا مرکز یہاں ہے۔ پس اس لحاظ سے دنیا کے مختلف ممالک سے اپنے بھی اور غیر بھی یو.کے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہاں جلسہ کے کارکنان کی ذمہ داری بھی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور پھر یہاں جو یہ عارضی شہر بنایا گیا ہے حدیقۃ المہدی، میں اس کے انتظامات بھی خاص توجہ کا تقاضا کرتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے جیسا کہ میں کارکنوں کو اُن کی ڈیوٹیوں اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلایا کرتا ہوں تو اس وقت میں اس حوالے سے پہلے بات کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو.کے میں رہنے والے احمدی بوڑھے جوان بچے عورتیں لڑکیاں گزشتہ 35 سال سے جب سے کہ خلافت کا مرکز یہاں منتقل ہوا اور جلسوں کا انعقاد خلیفہ وقت کی موجودگی میں ہوا جلسے کے انتظامات کر رہے ہیں اور ڈیوٹیاں بڑی خوش دلی سے دے رہے ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ انتظامات میں یہاں کے کارکنان شاید ربوہ کے کارکنان کی مدد کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ کہاں وہ وقت تھا کہ چار پانچ ہزار افراد کو کھانا کھلانا انتظامیہ کیلئے ایک چیلنج ہوتا تھا اور نوے فیصد روٹی بازار سے خریدی جاتی تھی اور کہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پینتیس چالیس ہزار افراد کیلئے روٹی یہ خود پکاتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں روٹی پکتی ہے، میں نے وقتاً فوقتاً چیک بھی کی لوگوں کو بھی پسند آئی اور میں بھی اس روٹی کو پسند کرتا ہوں وہ بہت بہتر ہے اس روٹی سے جو پہلے پکتی تھی۔ جو نوجوان یہ کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ مزید ان کے ہنر میں بھی اضافہ کرے اور ان کو عقل بھی دے اور اس میں بڑھاتا چلا جائے کہ جلسہ کے مہمانوں کی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں۔

اسی طرح لنگر خانہ میں جو کھانا پکانے کی ٹیمیں ہیں وہ اپنے اپنے انچارج صاحبان کے ساتھ بڑی محنت اور لگن سے کام کر رہی ہیں۔ پھر لنگر خانے کے حوالے سے دیگیں دھونے کا شعبہ ہے۔ یہ بھی ایک بہت بڑا اور بڑی محنت و مشقت کا کام ہے قادیان میں تو یہ کام مزدوروں سے مزدوری دے کر کروایا جاتا تھا لیکن یہاں بڑے اخلاص اور جذبے سے کارکن یہ کام کرتے ہیں۔ پھر کھانا کھلانے کا شعبہ ہے اس میں بھی اس دفعہ انہوں نے بہتری کی کوشش کی ہے۔ مارکیاں بڑی کی ہیں تاکہ مہمانوں کو آرام سے اور کم وقت میں کھانا کھلایا جا سکے۔

پھر دوسرے شعبے ہیں نظافت اور صفائی کا شعبہ ہے کار پارکنگ کا شعبہ ہے ٹریفک کا شعبہ ہے جلسہ گاہ کے اندر مختلف شعبہ جات ہیں سکیورٹی کا ایک بہت بڑا اہم شعبہ ہے اور اسی طرح اور متفرق شعبے ہیں اور اپنی اپنی جگہ پر ہر شعبہ ہی بڑا اہم ہے ان تمام شعبوں میں کام کرنے کی کارکنان کو توفیق مل رہی ہے۔ اسی طرح کارکنات ہیں انکو کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح کہ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کارکنوں کو کہ آپ کا کام ہے کہ جس شوق اور جذبے سے آپ نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے پیش کیا ہے اس جذبے کو آخر وقت تک قائم رکھیں۔ اس بات کا اظہار کہ اس جذبے کو آپ نے قائم رکھا ہے آپ لوگوں کے چہروں کی مسکراہٹوں اور مہمانوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے سے ہوگا۔ پس کارکنان اور کارکنات جو اس جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں اس بات کو ہمیشہ ان کو یاد رکھنا چاہئے وہ اس جلسہ میں دوہرا ثواب کما رہے ہیں اور برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔ اتنی پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے قرآن کریم میں دو مرتبہ فرمایا ہے۔ اگر مہمانوں کو کھانا پیش کرنا کوئی معمولی بات ہوتی تو مہمانوں کے آنے کے ذکر پر ہر دفعہ ان کو کھانا پیش کرنے کا ذکر نہ ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اس بارے میں ہمارے سامنے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کو جن تین باتوں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے وہ سب ایسی ہیں جو ایک دوسرے کے حقوق سے تعلق رکھتی ہیں معاشرے کو پرامن بنانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اچھی بات کرو یا خاموش رہو فضول قسم کی باتیں کر کے بدامنی پیدا نہ کرو آپس میں رنجشیں پیدا نہ کرو۔ ایک مؤمن لغو اور بیہودہ باتیں نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرو کہ پڑوسی کا بہت بڑا حق ہوتا ہے کہ اس کی عزت کی جائے اور اس کا خیال رکھا جائے۔ اور تیسری بات یہ بتائی کہ اپنے مہمان کا احترام کرو۔ اب یہ خاص طور پر میزبانوں کیلئے ہے۔ ایک حسین اور پرامن معاشرے کے قیام کیلئے یہ بنیادیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے یہ حکم ہیں اور مؤمن کی یہ نشانی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب زیادہ مہمان آتے تھے تو صحابہ میں بانٹ دیا کرتے تھے اور پھر مہمانوں سے پوچھا بھی کرتے تھے کہ کیا تمہارے بھائیوں نے تمہاری مہمان نوازی اچھے طور پر کی اور پھر صحابہ بھی آنحضرت ﷺ کے صحبت یافتہ اور تربیت یافتہ تھے آپ سے فیض پانے والے تھے وہ ایسی مہمان نوازی کرتے تھے کہ مہمان جواب دیا کرتے تھے کہ ہمیں ہمارے میزبانوں نے اپنے سے بہتر رکھا اور اپنے سے بہتر کھلایا۔ تو یہ طریق تھے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی مہمان نوازی کے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے بہت سے واقعات ہیں جن سے آپ کی مہمانوں کی دلداری اور مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار نظر آتے ہیں۔ ایک دفعہ جب دور دراز کے ایک علاقے سے آئے ہوئے مہمان لنگر خانے کے کارکنوں کی وجہ سے ناراض ہو کر واپس چلے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پتا چلا تو آپ جلدی جلدی ان کے پیچھے بھاگے۔ وہ لوگ ٹانگے پر جا رہے تھے ان سے معذرت کی اور واپس چلنے کو کہا اور ان کا ٹانگہ واپس موڑا۔ جب وہ لوگ واپس لنگر خانے آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان کا سامان اتارنا شروع کیا۔ آپ نے اپنے کارکنوں کو فرمایا کہ دیکھو بہت سے مہمان آتے ہیں۔ بعض کو تم پہنچانتے ہو بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاحترام جان کر ان کی تواضع اور خدمت کرو۔ فرمایا تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمان کو آرام دیتے ہو۔ پس یہ حسن ظن ہم نے آج بھی قائم رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے بعد میں مہمانوں کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں ایک تو یہ کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا سب کا فرض ہے مہمانوں کا بھی میزبانوں کا بھی۔ جہاں اسلام ہمیں مہمانوں کی عزت اور تکریم کا حکم دیتا ہے تو ساتھ ہی مہمانوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ تم زیادہ بوجھ میزبان پر نہ بنو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ لمبا کسی کے ہاں مہمان ٹھہرنا گھر والے پر بوجھ بننا۔ وہ اسی طرح ہے گویا تم صدقہ لے رہے ہو۔ ہر ایک کے حالات ایسے نہیں ہوتے کہ شروع سے آخر تک ایک جیسی مہمان نوازی کر سکے تو مہمان کو بھی یہ حکم ہے کہ تم بھی گھر والوں کا خیال رکھو۔

پھر ایک حکم حسین معاشرے کا ہے، جس پر مہمانوں کو خاص طور پر اس جلسہ کے ماحول میں عمل کرنا چاہئے وہ ہے سلام کو رواج دینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جانے والوں کی ایک خصوصیت یہ بھی بتائی تھی کہ وہ سلام کو رواج دینے والے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے تم ان کو سلام کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جلسے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا تھا کہ تا کہ لوگ جمع ہوں اور اس طرح جمع ہونے سے محبت کا رشتہ اور تعارف کا رشتہ آپس میں بڑھے۔ اس سے آپس میں رنجشیں بھی دُور ہوں گی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسہ میں آکر اس مقصد کو پورا کرنے کی بھی کوشش ہونی چاہئے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ پس اس محبت کے حصول کیلئے جلسہ کے پروگرام میں خاص طور پر شامل ہوں اسے سنیں غور کریں۔ جلسے کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ذکر الٰہی کرتے رہیں اور نماز باجماعت خاص فکر اور توجہ سے ادا کریں اور نوافل اور تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ دیں۔ خاص طور پر جن کا یہاں قیام ہے وہ اس ماحول کو پاکیزہ تر کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اپنی حالتوں میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح انتظامی لحاظ سے مہمان اس بات کا خیال رکھیں کہ عارضی اور وسیع انتظام میں بعض کمیاں رہ جاتی ہیں اگر کہیں ایسی صورت دیکھیں تو صرف نظر کریں۔ میں نے دیکھا ہے بعض مہمان بڑے شوق سے خود میزبان بن کر کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہی جذبہ ایک احمدی میں ہونا چاہئے اور یہی وہ حقیقی روح ہے جو آپس کے پرخلوص معاشرے کو قائم کرتی ہے۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جلسہ کی کامیابی اور اپنے جلسہ میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے اور ہر شریر کی شرارت سے بچنے کیلئے مستقل دعا کرتے رہیں۔ ان دنوں میں پاکستان میں بھی احمدیوں کے حالات کے متعلق دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی امن کی زندگی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ مخالفین کے نئے یا پرانے منصوبوں کو ناکام و نامراد کر دے۔

اللہ تعالیٰ جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ سب کو اس سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad